Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْ

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 53

شمارہ 9

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شرح چندہ سالانہ 200 روپے بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

10 محرم 1425 ہجری 2 امان 1383 ہش 2 مارچ 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۸ فروری ۲۰۰۴ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ

کل حضور انور نے مسجد بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو وعدوں کو پورا کرنے کی نصیحت فرمائی۔

احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ.

احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ معاہدوں کی پاسداری کرنے اور کرانے والے بن جائیں

☆لوگوں کی بھلائی کا سوچو☆صلح کی طرح ڈالو☆اور جن تعلقات کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے ان تعلقات کو جوڑو

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۷/ فروری ۲۰۰۴ء بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی۔

بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ (سورہ آل عمران آیت ۷۷)

پھر فرمایا آج کل کے معاشرے میں ایک یہ بھی بیماری عام ہے کہ بات کر کے مکر جاتے ہیں اور وعدوں کی پاسداری کا خیال نہیں رکھا جاتا عہد کر کے اس کو توڑنے کے بہانے تلاش کئے جاتے ہیں یہ باتیں انفرادی طور پر بھی ہیں اور جہاں مشترک کاروبار ہوں وہاں پر بھی آئے دن نظر آتی ہیں کہ دوسری طرف بہتر مفاد نظر آنے پر معاہدات کو توڑ دیا جاتا ہے آج کل ممالک کے معاہدے بھی ایسی ہی بدعہدیوں کا شکار ہیں خاص کر جب کسی امیر اور غریب ملک میں معاہدہ ہو تو بعض دفعہ اپنی بات منوانے کیلئے دباؤ ڈالتے ہیں اور دباؤ میں کوئی انکار کرے تو پھر بدعہدیاں شروع ہو جاتی ہیں۔

مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم میری محبت چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو اور میری تعلیم پر عمل کرو۔ اور تعلیم میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اپنے عہدوں کو پورا کرو اور وعدوں کا خیال رکھو۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج کل بہت سے جھگڑے اس بات پر ہوتے ہیں کہ ایک کہتا ہے کہ میں نے یہ چیز دی یا زمین فروخت کی لیکن کاغذ پر کچھ اور ہوتا ہے اور موقع پر کچھ اور دیا جاتا ہے پھر جھگڑے عدالتوں اور قضاؤں میں جاتے ہیں ایسے معاملات میں لازماً ایک فریق بدعہدی کا مرتکب ہو رہا ہوتا ہے اور دوسرا بے صبری کا پھر ان روزمرہ کے معاملات میں بالآخر جھگڑوں تک نوبت پہنچتی ہے اور پھر یہاں تک بھی دیکھا جاتا ہے کہ جب صلح کرانے والے ادارے صلح کراتے ہیں تو وہاں تو صلح ہو جاتی ہے لیکن جب صلح کر کے باہر نکلتے ہیں تو نیتوں کے فتور کے نتیجہ میں سر پھٹول شروع ہو جاتا ہے اسی طرح نکاح کا معاہدہ ہے، دو فریق اس کو پورا نہیں کر رہے ہوتے حالانکہ یہ معاہدہ پبلک میں ہوتا ہے اس کے باوجود اس میں بدعہدی کرتے ہیں جان بوجھ کر نمود و نمائش کی خاطر بڑھا چڑھا کر مہر لکھوا دیئے جاتے ہیں اور دینے کی نیت نہیں ہوتی حالانکہ حدیث میں لکھا ہے کہ مہر نہ دینے والے زانی ہوتے ہیں خدا کرے ہم میں سے کوئی ایک احمدی بھی ایسا نہ ہو۔

سیدنا حضرت امیر المومنین نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ بعض عہد وہ ہوتے ہیں جو انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ کرتا ہے اور بعض وہ ہوتے ہیں جو انسان بندوں کے ساتھ کرتا ہے کسی بھی طرح کئے گئے عہد کو توڑنے والا سخت قسم کے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک وعدہ وہ ہوتا ہے جو وعید کے طور پر ہوتا ہے اس کو توڑنا لازم ہے مگر وعدہ کا تخلّف جائز نہیں حضور پُرنور نے فرمایا کہ ایک عہد ہم نے احمدیت میں شامل ہو کر کیا ہوا ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد قائم کریں گے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْراً عَظِیْماً۔

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھ پر ہے پس جو کوئی عہد توڑے تو وہ اپنے ہی مفاد کے خلاف عہد توڑتا ہے۔ اور جو اس عہد کو پورا کرے جو اس نے اللہ سے باندھا تو یقیناً وہ اسے بہت بڑا اجر عطا کرے گا۔

فرمایا آج کے دور میں کسی نے تجدید بیعت کی ہے اور کئی ایسے ہیں جو نئی بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے ہیں انہیں اس عہد بیعت کے متعلق گہری نظر رکھتے ہوئے، کوشش کرتے ہوئے دعاؤں کے ساتھ اسے نبھانا چاہئے۔ عہد بیعت کو توڑنا سخت گناہ ہے حضور انور نے فرمایا ہمیشہ دکھ پہنچانے والی ہر چیز سے نفرت کرو اور ہر وقت لوگوں کی بھلائی کا سوچو اور صلح کی طرح ڈالو اور جن تعلقات کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے ان تعلقات کو جوڑو ایسے تعلقات میں خاص طور پر اللہ کی عبادت ہے اور پھر بنی نوع انسان کی رشتہ داریاں ہیں۔ بنی نوع انسان سے ایسا مضبوط تعلق پیدا کرو جیسا کہ اللہ چاہتا ہے پھر کہا جائے گا کہ تم صلح رحمی کرنے والے ہو قطع رحمی کرنے والے نہیں ہو۔ فرمایا جو لوگ قطع رحمی کرنے والے ہیں اللہ ان کو خسارے کی وارننگ دیتا ہے جس کے دل میں خوف خدا ہے وہ تو خسارے کی اس بات کو سن کر ہی کانپ جاتا ہے لیکن جن کے دل میں خوف خدا نہیں ان کے متعلق فرمایا کہ جو اللہ کے عہدوں کو توڑتے ہیں اور قطع رحمی کرتے ہیں اور فساد کرتے ہیں ان کیلئے لعنت ہے اور ان کا بدترین انجام ہوگا۔ فرمایا اللہ جس پر لعنت ڈال دے اس کا نہ دین ہے نہ دنیا۔ دیکھیں کتنا خوفناک انذار ہے اس لئے ہر سطح پر ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ معاہدوں کی پاسداری کرنے والے اور کرانے والے ہوں۔

حضور اقدس نے قرضوں کی ادائیگی کے متعلق نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض لوگ ضرورت کے وقت قرض لے لیتے ہیں اور تحریر بھی کر لیتے ہیں لیکن ان کو پتہ ہوتا ہے کہ وہ اس مدت میں قرض کی ادائیگی نہیں کر پائیں گے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مدت گزرنے کے بعد قرض لینے اور دینے والے میں جھگڑا کھڑا ہو جاتا ہے فرمایا قول سدید سے بات ہونی چاہئے اور قرض کے معاملات میں بدعہدی نہیں ہونی چاہئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وعدہ خلافی کرنے والا منافق ہوتا ہے اللہ کو سامنے رکھ کر اگر عہد باندھیں اور نیت صاف ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے عہد کو پورا کرنے کے سامان فراہم کر دیتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صلح حدیبیہ کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے کیسے کیسے مشکل حالات میں معاہدات کا خیال رکھا۔ حضور انور نے اپنے ایمان افروز خطبہ جمعہ میں مختلف احادیث اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اقتباس پیش فرما کر وعدوں کو پورا کرنے کی نصیحت فرمائی اور آخر پر اس دعا پر خطبہ کو ختم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ وعدوں پر کاربند رہنے اور انہیں پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں ہمیشہ اپنی رضا کے مطابق زندگیاں گزارنے کی توفیق بخشے۔

جماعتوں میں ہومیو پیتھک کلینک کے قیام سے متعلق ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے منشاء مبارک کے تحت جماعتوں میں ہومیو پیتھک کلینک کے اجراء کی کارروائی ہو رہی ہے۔ ہندوستان میں بھی اس کام میں وسعت پیدا کرنے کیلئے مکرم سید داؤد احمد صاحب انچارج ہومیو پیتھک ڈسپنسری قادیان یہ خدمت بجالا رہے ہیں۔ جملہ صدر صاحبان اور امراء صاحبان سے خواہش کی جاتی ہے کہ اگر آپ کی جماعت میں ہومیو پیتھک ڈسپنسری قائم نہیں تو ان کے جلد تر قیام کا انتظام کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے کتاب کے نسخے قادیان میں دستیاب ہیں اس کے استعمال سے شروع میں چھوٹے پیمانے پر کام شروع کیا جا سکتا ہے جس سے مخلوق خدا کی خدمت ہوتی رہے اور علاقہ میں جماعت کا اچھا تاثر بھی قائم ہو (ناظر اعلیٰ قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

بنگلہ دیش بدقسمتی کی راہ پر

.....................(۲).....................

گزشتہ گفتگو میں ہم بنگلہ دیش میں چلائی جانے والی اینٹی احمدیہ موومنٹ کا ذکر کر رہے تھے ہم نے بتایا تھا کہ اخباری خبروں کے مطابق بنگلہ دیش کے سیاسی ملاؤں نے حکومت بنگلہ دیش کو دھمکی دی ہے کہ وہ اپریل کے آخر تک احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دے ورنہ بنگلہ دیش میں سیاسی ملاؤں کی طرف سے پھیلائی جانے والی انارکی فساد اور قتل و غارت اور لوٹ مار کی ذمہ دار حکومت ہوگی۔ حکومت نے سیاسی ملاؤں کے آگے گھٹنے ٹیکتے ہوئے جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ ترجمہ قرآن اور دیگر مطبوعات پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اور جہاں تک احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کا سوال ہے یہ مسئلہ ابھی زیر غور ہے۔

جہاں تک بنگلہ دیش کے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا تعلق ہے تو یہ بنگلہ دیش حکومت کا کام ہے وہ ایسا کرتی ہے یا نہیں آنے والا وقت بتائے گا۔ لیکن حکومت بنگلہ دیش کو ایسا قدم اُٹھانے سے پہلے پاکستان کی اینٹی احمدیہ تاریخ کا مطالعہ ضرور کر لینا چاہئے۔ یہ بات معلوم کر لینی چاہئے کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے بعد وہاں کے باقی ''مسلمان'' فرقے خیر و عافیت کی زندگی گزار رہے ہیں یا احمدیوں پر مظالم ڈھائے جانے کے بعد پھر یکے بعد دیگرے مسلمان فرقوں کی اور دوسرے مذاہب کی بھی باری آئی ہے——؟ پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کے بعد عرصہ تیس سال سے ظلم و ستم کا بازار گرم ہے لیکن احمدیوں کے بعد بعض اور فرقوں کو اگرچہ حکومتی سطح پر یا دیگر فرقوں نے مل کر غیر مسلم قرار نہیں دیا لیکن ان پر بھی وہی مظالم ڈھائے جا رہے ہیں جو احمدیوں پر ڈھائے گئے بلکہ اگر اعداد و شمار دیکھے جائیں تو شیعوں یا دوسرے فرقوں کے مقتول تعداد کے لحاظ سے احمدیوں سے کہیں زیادہ ہیں۔

پاکستان میں احمدیوں پر ظلم و ستم پہلے پہل ۱۹۵۳ء میں ہوا اور اس کی بنیاد ۱۹۵۲ء میں یہ کہہ کر ڈالی گئی کہ احمدی پاکستان پر سیاسی قبضہ حاصل کرنا چاہتے ہیں لہٰذا ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے اُن دنوں چونکہ پاکستانی عدلیہ و انتظامیہ میں شرافت کا مادہ تھا اس لئے منیر انکوائری کمیشن نے ان سیاسی ملاؤں کی ایک نہ چلنے دی اور عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے پاکستان کی بقا کی خاطر یہ تجزیہ پیش کیا کہ اگر آج بعض ملاؤں کے کہنے پر احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا جائے تو کل کو بعض اور ملاؤں کے کہنے پر کچھ اور فرقوں کو بھی غیر مسلم قرار دینا پڑے گا کیونکہ کسی ایک فرقہ کی ''مسلم'' کی تعریف آپس میں ملتی نہیں ہے۔ لہٰذا ان دنوں یہ شوشہ دب گیا اور سیاسی ملاؤں کو پکڑ پکڑ کر جیل کی سلاخوں کے پیچھے بند کر دیا گیا۔ اور پاکستان میں احمدیوں پر ظلم و ستم ڈھانے ان کی جائیدادوں کو لوٹنے مکانوں کو جلانے اور کسی قدر احمدیوں کو شہید کرنے کے بعد یہ معاملہ ختم گیا۔

۱۹۷۱ء میں جب ذوالفقار علی بھٹو کی غلطیوں سے بنگلہ دیش کا وجود بنا تو اپنی غلطیوں کو چھپانے کیلئے اور اپنی کرسی کو مغربی پاکستان میں مضبوط کرنے کیلئے ذوالفقار علی بھٹو کو سیاسی ملاؤں کی پناہ اور مدد کی ضرورت پڑی۔ سیاسی ملاؤں نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر بھٹو سے سودے بازی کی کہ اگر بھٹو صاحب احمدیوں کو غیر مسلم اعلان کر دیں تو وہ اپنی داڑھیوں سے ان کے بوٹوں کی پالش کرنے کیلئے بھی تیار ہیں۔ بہر حال بھٹو صاحب نے اپنی کرسی بچانے کیلئے ایک تو سیاسی ملاؤں کی بات مان کر احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا اور دوسری طرف فوج کے خطرہ کو محسوس کر کے کئی سینئر فوجی افسران کو نظر انداز کر کے ایک جونیئر فوجی افسر ضیاء الحق کو جو کہ کٹر مذہبی جنونی انسان تھا فوج کی باگ ڈور سونپ دی۔ لیکن بعد کے حالات نے بتا دیا کہ بھٹو صاحب کے یہ دونوں ہی فیصلے پاکستان کیلئے اور خود ان کی ذات کے لئے نہایت خوفناک ثابت ہوئے۔

خیر بھٹو صاحب نے ۱۹۷۴ء میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اور ان دنوں ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر نہایت فخریہ انداز میں یہ تقریریں کیں کہ انہوں نے قادیانیوں کا نوے سالہ مسئلہ حل کر دیا ہے اور ان دنوں سیاسی ملاؤں نے بھی وقتی طور پر بھٹو صاحب کی جی بھر کر تعریف کی اور ان کو ایسا اسلامی ہیرو قرار دیا جس کی مثال اسلام کی چودہ سو سال کی تاریخ میں نہیں ملتی ایک طرف بھٹو صاحب فخریہ تقریریں کر رہے تھے اور سیاسی ملاں ان کی حمد و ثنا کے گیت گا رہے تھے تو دوسری طرف مذہبی جنونی نوجوانوں کو اور مدرسوں کے انتہا پسند طلباء کو یہ سبق پڑھا کر کہ احمدی مرتد اور واجب القتل ہیں، ان کا قتل ثواب کا موجب ہے احمدیوں کو تنگ کرنے اور طرح طرح سے ستانے اور شہید کرنے کی کھلی چھٹی دے دی گئی تھی ایک طرف بھٹو صاحب اپنے اس فعل پر فخر کر رہے تھے تو دوسری طرف پاکستان کی گلیوں میں احمدیوں کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی تھی۔ ظلم و بربریت کا ننگا ناچ ہو رہا تھا تعصب و انتہا پسندی ہر طرف اپنے خونی پنجے پھیلائے احمدیوں پر ظلم و ستم کیلئے دندنا رہی تھی۔ ۱۹۷۴ء میں کئی روز تک پاکستان میں احمدیوں کا خون بہتا رہا اور پاکستان کی حکومت اور پاکستان کے شرفاء کی اکثریت گونگی اور بہری ہو کر خاموش تماشائی بنی رہی جب مذہبی انتہا پسند خون سے سیر ہو گئے اور اللہ نے اپنے بندوں کے صبر کا امتحان لے لیا تو خود ہی پھر وہ آگ آہستہ آہستہ

نظم

حضور آپ کو خلافت مبارک
خدا کی طرف سے عنایت مبارک

مرے مصطفیٰ کی غلامی میں آقا
امام زماں کی نیابت مبارک

تجھے میرے مولا نے اپنا سمجھ کر
دی مومنوں کی امامت مبارک

بخشے ہے ہر دل کو امن و سکوں
مقدس نظامِ خلافت مبارک

یہ آنسو ہیں جو عرش پر رنگ لائے
دُعا کو ملی، استجابت مبارک

ہیں سجدے میں ایمان والوں کے دل بھی
زمانے نے دیکھی اطاعت مبارک

خوشی سے نہ کیوں جھوم جائیں گے زائرؔ
کہ ظاہر ہوئی پھر صداقت مبارک

(بشیر احمد زائرؔ کشمیر)

بجھنے لگی۔ لیکن اس کے اثرات آج بھی پاکستان میں موجود ہیں گاؤں گاؤں بستی بستی احمدیوں کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا ان کو ہوٹلوں اور ڈھابوں میں کھانا دینا ممنوع قرار دیا گیا بعض جگہوں پر احمدیوں کیلئے الگ برتن رکھے گئے۔ معصوم بچوں سے سکولوں میں بے رحم مذہبی جنونی استاد امتیازی سلوک کرتے۔ دوسرے بچوں کو یہ تعلیم دی جاتی کہ یہ قادیانی ہیں ان سے ملنا جلنا بات چیت کرنا لین دین کرنا مذہب اسلام میں حرام ہے۔ نوکری پیشہ احمدی افراد سے دوسرے مذہبی جنونی افراد امتیازی سلوک کرتے دفاتر میں کارخانوں میں اُن سے بات چیت کرنا منع کر دیا گیا۔ نوکریوں میں ان کی ترقیوں پر بلا جواز روک لگا دی گئی۔ احمدی وکلاء ڈاکٹروں استادوں اور سائنسدانوں کو چُن چُن کر شہید کر دیا گیا۔

پھر ٹھیک پانچ سال بعد ۱۹۷۹ء کا وہ دور آیا جبکہ ذوالفقار علی بھٹو کے کھڑے کئے ہوئے فوجی افسر جنرل ضیاء الحق نے بھٹو کو تختہ دار پر لٹکا دیا اور اپنی کرسی کو بچانے کیلئے پھر اس نے سیاسی ملاؤں کی پناہ لی چنانچہ تمام کے تمام سیاسی ملاں جو ذوالفقار علی بھٹو کی گود میں تھے وہاں سے نکل کر ضیاء الحق کی گود میں بیٹھ گئے اور بھٹو کو کافر اور شرابی اور زنا کار جیسے خطابات سے نوازا اور بھٹو کے زمانہ کی قومی اسمبلی کو جس نے احمدیوں کو بھی غیر مسلم قرار دیا تھا نااہل، چور، رشوت خور، غیر اسلامی کردار کے مالک، شرابی اور زنا کار کے فتوے دے دیئے۔

اب اس دور میں ملاؤں نے ضیاء الحق سے ایک اور سودا کیا احمدیوں کو غیر مسلم تو وہ پہلے کہلوا چکے تھے اب ایک قدم اور آگے بڑھتے ہوئے انہوں نے احمدیوں سے اسلامی اصطلاحات چھین لینے کی بھی دہائی دی چنانچہ کلمہ طیبہ پڑھنے اور لکھنے پر ''بسم اللہ'' پڑھنے اور لکھنے پر دیگر اسلامی اصطلاحات یہاں تک کہ لفظ 'اسلام'۔ 'مسجد' وغیرہ پر پابندی لگا دی گئی اذانیں بند کر دی گئیں۔

مطلب یہ تھا کہ خلیفۂ وقت جب بھی کوئی خطاب کریں گے اور لازماً اسلامی اصطلاحات کا استعمال کریں گے تو فوراً پاکستانی قانون کے مطابق اُن کو پکڑ کر جیل میں بند کر دیا جائے گا اور دوسری طرف ضیاء الحق نے اپنے حکم کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کیلئے پاکستان سے باہر جانے کے راستوں پر پہرے بٹھا دیئے کہ جب بھی آپ مجبور ہو کر ہجرت کرنا چاہیں تو آپ کو پکڑ لیا جائے اس فرعون زمانہ کا مقصد یہ تھا کہ خلیفۂ وقت کو نہ تو تبلیغ و تربیت کی اجازت دی جائے نہ تحریر و تقریر کی آزادی دی جائے اور نہ ہی پاکستان سے باہر جانے دیا جائے بلکہ کسی بھی طرح جھوٹا مقدمہ چلا کر اُن کو جیل خانہ میں بھیج دیا۔

انشاء اللہ آئندہ اقساط میں ہم ذکر کریں گے کہ کس طرح اللہ نے محض اپنے فضل سے پاکستان کے احمدیوں کو اور احمدیوں کی عزیز متاع خلافت کو محفوظ رکھا اور کس طرح فرعونوں کو تباہ و برباد کیا۔ (منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کا نظام ہر احمدی کو پیار و محبت کی لڑی میں پرو کر رکھتا ہے

جماعت احمدیہ میں عہدیدار اس تصور سے بنائے جاتے ہیں کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہے

(کارکنان اور عہدیداران کو نہایت اہم اور پرحکمت نصائح اور ان کی ذمہ داریوں کی تفاصیل)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ ۵ ردسمبر ۲۰۰۳ء بمطابق ۵ رفتح ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

اشھد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - ملك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾۔(سورۃ آل عمران آیت ۱۶۰)

جماعت احمدیہ کا نظام ایک ایسا نظام ہے جو بچپن سے لے کر مرنے تک ہر احمدی کو ایک پیار اور محبت کی لڑی میں پرو کر رکھتا ہے۔ بچہ جب سات سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اسے ایک نظام کے ساتھ وابستہ کر دیا جاتا ہے اور وہ مجلس اطفال الاحمدیہ کا ممبر بن جاتا ہے۔ ایک بچی جب سات سال کی عمر کو پہنچتی ہے تو وہ ناصرات الاحمدیہ کی رکن بن جاتی ہے جہاں انہیں ایک ٹیم ورک کے تحت کام کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ پھر انہی میں سے ان کے سائق بنا کر اپنے عہدیدار کی اطاعت کا تصور پیدا کیا جاتا ہے۔ پھر پندرہ سال کی عمر کو جب پہنچ جائیں تو بچے خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں اور بچیاں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم میں شامل ہو جاتی ہیں اور ایک انتظامی ڈھانچے کے تحت بچپن سے تربیت حاصل کر کے اوپر آنے والے بچے اور بچیاں ہیں جب نوجوانی کی عمر میں قدم رکھتے ہیں تو ان نیک تنظیموں میں شامل ہونے سے جماعتی نظام اور طریقوں سے ان کو مزید واقفیت پیدا ہوتی ہے۔ اور عمر کے ساتھ ساتھ کیونکہ اب یہ بچے اور بچیاں اس عمر کو پہنچ جاتے ہیں جس میں شعور پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے پندرہ سال کی عمر کے بعد یہ خود بھی اپنے میں سے ہی اپنے عہدیدار منتخب کرتے ہیں اور ان کے تحت ان کی تربیت ہو رہی ہوتی ہے اور نظام چل رہا ہوتا ہے۔ تو پندرہ سال کی عمر کے بعد جیسا کہ مَیں نے کہا کہ لجنہ یا خدام میں جا کر یہ لوگ اپنے عہدیدار اپنے میں سے منتخب کرتے ہیں اور پھر مرکزی ہدایات کی روشنی میں متفرق امور اور تربیتی امور خود سرانجام دے رہے ہوتے ہیں اور ان پر عمل بھی کرتے ہیں۔ تو بچپن سے ہی ایسی تربیت حاصل کرنے کی وجہ سے، ایسے پروگراموں میں شمولیت کی وجہ سے ان کو ٹریننگ ہو جاتی ہے اور پھر یہی بچے جب بڑے ہوتے ہیں اور جماعتی نظام میں پوری طرح سموئے جاتے ہیں تو جماعتی کاموں میں بھی زیادہ فائدہ مند اور مفید وجود ثابت ہوتے ہیں اور اس نظام کا ایک حصہ بنتے ہیں۔ تو بہرحال انہی ذیلی نظاموں کا حصہ بنتے ہوئے ہر بچہ، جوان، عورت، مرد، جب جماعتی نظام کا حصہ بن جاتے ہیں تو گو جماعتی نظام پہلے ہے، مقدم ہے۔ لیکن اس میں ہر بچے اور نوجوان کی اس طرح مکمل Involvement نہیں ہوتی جس طرح کہ شروع میں ذیلی تنظیموں میں ہو رہی ہوتی ہے اور ہو بھی نہیں سکتی۔ اس لئے حضرت مصلح موعودؓ کی دوررس نظر نے ذیلی تنظیموں کا قیام کیا تھا اور یہ آپ کا ایک بہت بڑا احسان ہے جماعت پر۔ اور اسی وجہ سے جیسا کہ مَیں نے کہا، ابتداء سے ہی جماعت کے ہر بچہ کے ذہن میں جماعتی نظام کا ایک تقدس اور احترام پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اسی احترام اور تقدس کے تحت وہ پروان چڑھتا ہے اور چونکہ ابتداء سے ہی نظام کا تصور، پیار و محبت اور بھائی چارے اور مل جل کر کام کرنے کی روح کے ساتھ وہ بچہ پروان چڑھ رہا ہوتا ہے اور پھر خلیفۂ وقت کے ساتھ ہر موقع پر ذاتی پیار و محبت کا تعلق اس ٹریننگ کی وجہ سے ہو رہا ہوتا ہے اور ہو جاتا ہے اس لئے ہر فرد جماعت جب جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہو اور اپنے عہدیداران کی اطاعت بخوشی کرتا ہے تو اس لئے کرتا ہے کہ بچپن سے نظام کے بارہ میں پڑنے والی آواز اور خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق اور پیار کی وجہ سے مجبور ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام جماعت چونکہ مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے اور خلیفۂ وقت کی براہ راست اس پر نظر ہوتی ہے اس لئے نئے شامل ہونے والے، نومبایعین بھی ان احمدیوں کے علاوہ بھی جو پیدائشی احمدی ہوں، بڑی جلدی نظام میں سموئے جاتے ہیں۔

لیکن جیسے جیسے یہ سلسلہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے، نظام جماعت کو چلانے والے کارکنان اور عہدیداران کی ذمہ داریاں بھی زیادہ بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ انہیں تسبیح اور استغفار کی طرف توجہ کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ﴾ کا جو حکم ہے اس طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اور یہی چیز ان کو زیادہ احساس دلا رہی ہے، یا کم از کم احساس دلانا چاہئے کہ اپنی طبیعتوں میں نرمی پیدا کرنے کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دینے کے احساس کو زیادہ ابھارنے کی ضرورت ہے۔ نظام جماعت کی ذمہ داری ادا کرتے وقت اپنی اناؤں اور خواہشات کو مکمل ختم کر کے خدمت سرانجام دینے کی طرف توجہ کرنے کی زیادہ ضرورت ہے اور پہلے سے بڑھ کر ضرورت ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر غصہ میں آ جانے کی عادت کو عہدیداران کو ترک کرنا ہوگا اور کرنا چاہئے۔ جماعت کے احباب سے پیار، محبت کے تعلق کو بڑھانے، ان کی باتوں کو غور اور توجہ سے سننے اور ان کے لئے دعائیں کرنے کی عادت کو مزید بڑھانا چاہئے۔ تبھی سمجھا جا سکتا ہے کہ عہدیداران اپنی ذمہ داریاں مکمل طور پر ادا کر رہے ہیں یا کم از کم ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ میں عہدیدار اسٹیجوں پر بیٹھنے یا رعونت سے پھرنے کے لئے نہیں بنائے جاتے بلکہ اس تصور سے بنائے جاتے ہیں کہ قوم کے سردار قوم کے خادم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جماعت کو اکٹھا رکھنے کے لئے ایک رہنما اصول اس آیت میں بتا دیا ہے جو مَیں نے تلاوت کی ہے۔ تو اگر آنحضرت ﷺ کی اس خوبی کی وجہ سے کہ آپ کے دل میں لوگوں کے لئے نرمی اور محبت کے جذبات تھے لوگ آپ کے اردگرد اکٹھے ہوتے تھے اور آپ کے پاس آتے تھے تو پھر مَیں اور آپ، ہم کون ہوتے ہیں جو محبت اور پیار کے جذبات لوگوں کے لئے نہ دکھائیں اور امید رکھیں کہ لوگ ہماری ہر بات مانیں۔ ہمیں تو اپنے آقا کی اتباع میں بہت بڑھ کر عاجزی، انکساری، پیار اور محبت کے ساتھ لوگوں سے پیش آنا چاہئے۔ کیونکہ خلیفۂ وقت کے لئے تو ہر ملک میں، ہر شہر میں یا ہر محلے میں جا کر لوگوں کے حالات سے واقفیت حاصل کرنا مشکل ہے۔ یہ نظام جماعت قائم ہے جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے۔ وہ تمام عہدیدار چاہے ذیلی تنظیموں کے عہدیدار ہوں چاہے جماعتی عہدیدار ہوں، خلیفۂ وقت کے نمائندے کے طور پر اپنے اپنے علاقہ میں متعین ہیں اور ان سے یہی امید کی جاتی ہے اور یہی تصور ہے کہ وہ خلیفۂ وقت کے نمائندے ہیں۔ اگر وہ اپنے علاقہ کے احمدیوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے، ان کی غمی خوشی میں شریک نہیں ہو رہے، ان سے پیار محبت کا سلوک نہیں کر رہے، یا اگر خلیفۂ وقت کی طرف سے کسی معاملہ میں رپورٹ منگوائی جاتی ہے تو بغیر تحقیق کے مکمل طریق کے جواب دے دیتے ہیں یا کسی ذاتی عناد کی وجہ سے، جو خدا نہ کرے ہمارے کسی عہدیدار میں ہو، غلط رپورٹ دے دیتے ہیں تو ایسے تمام عہدیدار گنہگار ہیں۔ ابھی گزشتہ دنوں بغیر مکمل تحقیق کے ایک رپورٹ چند احمدیوں کے بارہ میں مقامی جماعت کی طرف سے مرکز میں آئی کہ انہوں نے فلاں فلاں جماعتی روایات سے ہٹ کر کام کیا ہے اور جماعتی قواعد کے مطابق اس کی سزا اخراج از نظام جماعت تھی۔ جب مرکزی دفتر نے مجھے لکھا اور ان اشخاص کو اخراج از نظام جماعت کی سزا ہو گئی۔ تو جن کو سزا ہوئی تھی انہوں نے شور مچایا کہ ہمارا تو اس کام سے

کوئی واسطہ ہی نہیں، ہم تو بالکل معصوم ہیں، اور کسی طرح بھی ہم ملوث نہیں ہیں۔ تو پھر مرکز نے نئے سرے سے کمیشن خود مقرر کیا اور تحقیق کی تو پتہ چلا کہ صدر جماعت نے بغیر مکمل تحقیق کے رپورٹ کر دی تھی اور اب صدر صاحب کہتے ہیں غلطی سے نام چلا گیا۔ یعنی یہ تو بچوں کا کھیل ہو گیا کہ ایک معصوم کو اتنی سخت سزا دلوا رہے ہیں اور پھر بھولے بن کر کہہ دیا کہ غلطی سے نام چلا گیا۔ تو ایسے غیر ذمہ دار صدر کو تو مَیں نے مرکز کو کہا ہے کہ فوری طور پر ہٹا دیا جائے۔ اور آئندہ بھی جو کوئی ایسی غیر ذمہ داری کا ثبوت دے گا اس کو پھر تا زندگی کبھی کوئی جماعتی عہدہ نہیں ملے گا۔ ایسے شخص نے ہمیں بھی گناہگار بنوایا۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

حدیث میں آتا ہے حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے وہ اگر لوگوں کی نگرانی، اپنے فرض کی ادائیگی اور ان کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت حرام کر دے گا اور اسے بہشت نصیب نہیں کرے گا۔

(مسلم کتاب الایمان باب استحقاق الوالی الغاش لرعیۃ النار)

پھر ایک حدیث ہے۔ ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اس سے اپنی رعایا کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔ امیر نگران ہے اور آدمی اپنے گھر کا نگران ہے، عورت بھی اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے، اولاد کی نگران ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا کہ اس نے اپنی ذمہ داری کو کس طرح نبھایا ہے۔

تو تمام عہدیداران اپنے اپنے دائرہ عمل میں نگران بنائے گئے ہیں۔ مَیں نے پہلے بھی ذیلی تنظیموں کا بھی ذکر کیا ہے تو بعض دفعہ بعض رپورٹیں ذیلی تنظیموں کی معلومات پر مبنی ہوتی ہیں، ان کی طرف سے آ رہی ہوتی ہیں۔ تو اگر ہر لیول پر اس نگرانی کا صحیح حق ادا نہیں ہو رہا ہو گا تو پھر آنحضرت ﷺ نے تنبیہ فرما دی ہے کہ اگر تم بطور نگران اپنے فرائض کی ادائیگی نہیں کر رہے تو تم پوچھے جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور مجرم کی حیثیت سے حاضر ہونا اور پوچھے جانا بذات خود ایک خوف پیدا کرنے والی بات ہے لیکن یہاں جو فرمایا کہ یہ نہ سمجھو کہ تم پوچھے جاؤ گے اور شاید نرمی کا سلوک ہو جائے اور جان بچ جائے بلکہ فرمایا کہ جنت ایسے لوگوں پر حرام کر دی جائے گی۔ پس بڑا شدید انذار ہے، خوف کا مقام ہے، رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر عہدیدار کو ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ بات بھی یاد رکھنی ضروری ہے کہ ذیلی تنظیموں کی عاملہ ہو، لجنہ، انصار، خدام کی یا جماعت کی عاملہ، کسی شخص کے بارہ میں جب کوئی رائے قائم کرنی ہو تو اس بارہ میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ چاہے اس شخص کے گزشتہ رویہ کے بارہ میں علم ہو کہ کوئی بعید نہیں کہ اس نے ایسی حرکت کی ہو اس لئے اس کو سزا دے دو یا سزا کی سفارش کر دو۔ نہیں، بلکہ جو معاملہ عاملہ کے سامنے پیش کیا ہے اس کی مکمل تحقیق کریں۔ اگر شک کا فائدہ مل سکتا ہے تو اس کو ملنا چاہئے جس پر الزام لگ رہا ہے۔ اگر وہ شخص مجرم ہے تو شاید اس کو یہ احساس ہو جائے کہ گو مَیں نے جرم تو کیا ہے لیکن شک کی وجہ سے مجھ سے صرف نظر کیا گیا ہے۔ تو آئندہ اس کی اصلاح بھی ہو سکتی ہے یا کم از کم مجلس عاملہ یا ایسے عہدیدار اس حدیث پر تو عمل کرنے والے ہوں گے جو حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔

بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مسلمان کو سزا سے بچانے کی حتی الامکان کوشش کرو۔ اگر اس کے بچنے کی کوئی راہ نکل سکتی ہو تو معاملہ رفع دفع کرنے کی سوچو۔ امام کا معاف اور درگزر کرنے میں غلطی کرنا، سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔

(ترمذی ابواب الحدود۔ باب ما جاء فی درء الحدود)

پھر ایک حدیث ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص مسلمانوں کے اجتماعی معاملات کا ذمہ دار ہو اللہ اس کی حاجات اور مقاصد پورے نہیں کرے گا جب تک وہ لوگوں کی ضروریات پوری نہ کرے۔ (ترغیب و ترھیب بحوالہ طبرانی و ترمذی)

تو اس حدیث میں یہ توجہ دلائی گئی ہے کہ بحیثیت عہدیدار تم پر بڑی ذمہ داری ہے۔ بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس لئے صرف یہ نہ سمجھو کہ عہدیدار بن کر، صرف عاملہ میں بیٹھ کر جو معاملات لڑائی جھگڑے یا لین دین کے آتے ہیں ان کو ہی نمٹانا مقصود ہے۔ بلکہ ہر عہدیدار پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری نبھائے۔ ہر سیکرٹری اپنے فرائض کی ادائیگی کا ذمہ دار ہے۔ اب سیکرٹری امور عامہ کا صرف یہ کام ہی نہیں ہے کہ آپس کے فیصلے کروائے جائیں یا غلط حرکات اگر کسی کی دیکھیں تو انہیں دیکھ کر مرکز میں رپورٹ کر دی جائے۔ اس کا یہ کام بھی ہے کہ اپنی جماعت کے ایسے بیکار افراد جن کو روزگار میسر نہیں، خدمت خلق کا بھی کام ہے اور روزگار مہیا کرنے کا بھی کام ہے، اس کے لئے روزگار کی تلاش میں مدد کرے۔ بعض لوگ طبعاً کاروباری ذہن کے بھی ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی فہرستیں تیار کریں۔ اگر ایسے افراد میں صلاحیت دیکھیں تو تھوڑی بہت مالی مدد کر کے معمولی کاروبار بھی ان سے شروع کروایا جا سکتا ہے۔ اور اگر ان میں صلاحیت ہو گی تو وہ کاروبار چمک بھی جائے گا اور آہستہ آہستہ بہتر کاروبار بن سکتا ہے۔ مَیں نے کئی لوگوں کو دیکھا ہے جو پاکستان میں بھی سائیکل پر پھیری لگا کر یا کسی دوکان کے تھڑے پر بیٹھ کے، ٹوکری رکھ کر یا چند کپڑے کے تھان رکھ کر اس وقت دوکانوں کے مالک بنے ہوئے ہیں۔ تو یہ ہمت دلانا بھی، توجہ دلانا بھی، ایسے لوگوں کو پیچھے پڑ کر کہ کسی نہ کسی کام پر لگیں یہ بھی جماعتی نظام یا جماعتی نظام کے عہدیدار کا کام ہے جس کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے یعنی سیکرٹری امور عامہ۔

پھر سیکرٹری تعلیم ہے۔ عموماً سیکرٹریان تعلیم جماعتوں میں اتنے فعال نہیں جتنے ان سے توقع کی جاتی ہے یا کسی عہدیدار سے توقع کی جا سکتی ہے۔ اور یہ مَیں یونہی اندازے کی بات نہیں کر رہا، ہر جماعت اپنا اپنا جائزہ لے لے تو پتہ چل جائے گا کہ بعض سیکرٹریان پورے سال میں کوئی کام نہیں کرتے۔ حالانکہ مثلاً سیکرٹری تعلیم کی مثال دے رہا ہوں، سیکرٹری تعلیم کا یہ کام ہے کہ اپنی جماعت کے ایسے بچوں کی فہرست بنائے جو پڑھ رہے ہیں، جو سکول جانے کی عمر کے ہیں اور سکول نہیں جا رہے۔ پھر وجہ معلوم کریں کہ کیا وجہ ہے وہ سکول نہیں جا رہے۔ مالی مشکلات ہیں یا صرف نکما پن ہی ہے۔ اور ایک احمدی بچے کو تو توجہ دلانی چاہئے کہ اس طرح وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ مثلاً پاکستان میں ہر بچے کے لئے خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ شرط لگائی تھی کہ ضرور میٹرک پاس کرے۔ بلکہ اب تو معیار کچھ بلند ہو گئے ہیں اور مَیں کہوں گا کہ ہر احمدی بچے کو ایف۔ اے ضرور کرنا چاہئے۔

افریقہ میں جو کم از کم معیار ہے پڑھائی کا۔ سیکنڈری سکول کا یا جی سی ایس سی، یہاں بھی ہے، وہاں بھی۔ اسی طرح ہندوستان اور بنگلہ دیش اور دوسرے ملکوں میں، یہاں بھی مَیں نے دیکھا ہے یورپ کے اور امریکہ کے بعض لڑکے ملتے ہیں وہ پڑھائی چھوڑ بیٹھے ہیں۔ تو یہ کم از معیار ضرور حاصل کرنا چاہئے۔ بلکہ یہاں تک تعلیمی سہولتیں ہیں بچوں کو اور بھی آگے پڑھنا چاہئے۔ اور سیکرٹریان تعلیم کو اپنی جماعت کے بچوں کو اس طرف توجہ دلاتے رہنا چاہئے۔ اگر تو یہ بچے جس طرح مَیں نے پہلے کہا، کسی مالی مشکل کی وجہ سے انہوں نے پڑھائی چھوڑی ہوئی ہے تو جماعت کو بتائیں۔ جماعت انشاء اللہ حتی الوسع ان کا انتظام کرے گی۔ اور پھر یہ بھی ہوتا ہے بعض دفعہ کہ بعض بچوں کو عام روایتی پڑھائی میں دلچسپی نہیں ہوتی۔ اگر اس میں دلچسپی نہیں ہے تو پھر کسی ہنر کے سیکھنے کی طرف بچوں کو توجہ دلائیں۔ وقت بہر حال کسی احمدی بچے کا ضائع نہیں ہونا چاہئے۔ پھر ایسی فہرستیں ہیں جوان پڑھے لکھوں کی تیار کی جائیں جو آگے پڑھنا چاہتے ہیں۔ ہائر سٹڈیز کرنا چاہتے ہیں لیکن مالی مشکلات کی وجہ سے نہیں پڑھ سکتے تو جس حد تک ہو گا جماعت ایسے لوگوں کی مدد کرے گی۔ لیکن بہر حال سیکرٹریان تعلیم کو خود بھی اس سلسلے میں Active ہونا پڑے گا اور ہونا چاہئے۔ تو یہ چند مثالیں ہیں۔ جو ذمہ داری ہے سیکرٹری تعلیم کی، اور بھی بہت سارے کام ہیں اس بارہ میں چند مثالیں مَیں نے دی ہیں۔ اگر محلے کے لیول سے لے کر نیشنل لیول تک سیکرٹریان تعلیم مؤثر ہو جائیں اور کام کرنے والے ہوں تو یہ تمام باتیں جو مَیں نے بتائیں ہیں اور ان کے علاوہ بھی اور بہت ساری باتیں ہیں ان سب کا علم ہو سکتا ہے۔ فہرست تیار ہو سکتی ہے اور پھر ایسے طلباء کو مدد کر کے پھر آگے پڑھایا بھی جا سکتا ہے۔

پھر سیکرٹری تربیت یا اصلاح و ارشاد ہے ان کو بھی بہت فعال کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ سکرٹریاں تربیت یا اصلاح و ارشاد بعض جگہوں پر کہلاتے ہیں، اپنے معین پروگرام بنا کر نچلے سے نچلے لیول سے لے کر مرکزی لیول تک کام کریں جس طرح کام کرنے کا حق ہے تو امور عامہ کے مسائل بھی اس تربیت سے حل ہو جائیں گے، تعلیم کے مسائل بھی کافی حد تک کم ہو جائیں گے، رشتہ ناطہ کے مسائل بھی بہت حد تک کم ہو جائیں گے۔ یہ شعبے آپس میں اتنے ملے ہوئے ہیں کہ تربیت کا شعبہ فعال ہونے سے بہت سارے شعبے خود ہی فعال ہو جاتے ہیں اور جماعت کا عمومی روحانی معیار بھی بلند ہو گا۔ تو یہ جو حدیث ہے، لوگوں کی ضروریات پوری کرنے سے یہ مراد ہے کہ یہ عہدے تمہارے سپرد ہیں ان عہدوں کی ذمہ داری کو سمجھو اور ان کو ادا کرو۔ جب اس طریق سے ہر عہدیدار اپنے اپنے شعبہ کی ذمہ داریاں ادا کرے گا تو

شریف جیولرز
شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

لوگوں کے دلوں میں آپ کے لئے مزید عزت و احترام پیدا ہوگا اور جیسا کہ مَیں نے کہا جماعت کا عمومی معیار بھی بلند ہوگا۔

اس بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ کا ایک اقتباس ہے وہ مَیں سناتا ہوں۔ فرمایا:

"دنیا میں بہترین مصلح وہی سمجھا جاتا ہے جو تربیت کے ساتھ اپنے ماننے والوں میں ایسی روح پیدا کردیتا ہے کہ اس کا حکم ماننا لوگوں کے لئے آسان ہوجاتا ہے اور وہ اپنے دل پر کوئی بوجھ محسوس نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم باقی الہامی کتب پر فضیلت رکھتا ہے۔ اور الہامی کتابیں تو یہ کہتی ہیں کہ یہ کرو اور وہ کرو۔ مگر قرآن یہ کہتا ہے کہ اس لئے کرو، اس لئے کرو۔ گویا وہ خالی حکم نہیں دیتا بلکہ اس حکم پر عمل کرنے کی انسانی قلوب میں رغبت بھی پیدا کردیتا ہے۔ تو سمجھانا اور سمجھا کر قوم کے افراد کو ترقی کے میدان میں اپنے ساتھ لئے جانا، یہ کامیابی کا ایک اہم گُر ہے۔ اور قرآن کریم نے اس پر خاص زور دیا ہے۔ چنانچہ سورۃ لقمان میں حضرت لقمانؑ کی اپنے بیٹے کو مخاطب کرکے جو نصیحتیں بیان کی گئی ہیں ان میں سے ایک نصیحت یہ ہے کہ ﴿وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ﴾ (لقمان: ۲۰) کہ تمہارے ساتھ چونکہ کمزور لوگ بھی ہوں گے اس لئے ایسی طرز پر چلنا کہ کمزور رہ نہ جائیں۔ بے شک تم آگے بڑھنے کی کوشش کرو مگر اتنے تیز بھی نہ ہو جاؤ کہ کمزور طبائع بالکل رہ جائیں۔

دوسرے جب بھی تم کوئی حکم دو، محبت پیار اور سمجھا کر دو۔ اس طرح نہ کہو کہ "ہم یوں کہتے ہیں"۔ (تو قرآن شریف کی تعلیم تو یہ ہے کہ محبت اور پیار سے حکم دو، نہ کہ آرڈر ہو۔) بلکہ ایسے رنگ میں بات پیش کرو کہ لوگ اسے سمجھ سکیں۔ اور وہ کہیں کہ اس کو تسلیم کرنے میں تو ہمارا اپنا فائدہ ہے۔ ﴿وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ﴾ کے یہی معنی ہیں۔

گویا میانہ روی اور پُرحکمت کلام یہ دو چیزیں مل کر قوم میں ترقی کی روح پیدا کیا کرتی ہیں۔ اور پُرحکمت کلام کا بہترین طریق یہ ہے کہ دوسروں میں ایسی روح پیدا کر دی جائے کہ جب انہیں کوئی حکم دیا جائے تو سننے والے کہیں کہ یہی ہماری اپنی خواہش تھی۔ یہی وقت ہوتا ہے کہ جب کسی قوم کا قدم ترقی کی طرف سرعت کے ساتھ بڑھنا شروع ہوجاتا ہے"۔ (مشعل راہ جلد اول صفحہ ۱۵۰)

پھر بعض اور بھی شکایات ہیں۔ بعض جگہ سے شکایت آجاتی ہے کہ ہم نے اپنے حالات کی وجہ سے امداد کی درخواست کی جو مرکز سے مقامی جماعت میں تحقیق کے لئے آئی تو صدر جماعت بڑے غصے میں آئے اور کہا کہ تم نے براہ راست درخواست کیوں دی، ہمارے ذریعہ کیوں نہ بھجوائی۔ لکھنے والے لکھتے ہیں کہ ہم نے تو ان سے معافی مانگ لی۔ دوبارہ ان کے ذریعہ سے درخواست بھجوائی گئی اور ایک لمبا عرصہ گزر گیا ہے ابھی تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی اور پتہ بھی نہیں لگا۔ جو ہماری ضرورت تھی وہ اسی طرح قائم ہے۔ ایک تو ڈانٹ ڈپٹ ہو گئی، بے عزتی کرکے معافی منگوائی گئی، دوبارہ درخواست لکھوائی اور پھر کارروائی بھی نہیں کی۔ اگر کسی عہدیدار نے یا صدر جماعت نے یہ سمجھ کر کہ یہ درخواست لکھنے والا یا درخواست دہندہ اس قابل نہیں ہے کہ اس کی امداد کی جائے، ایسے لوگوں کو پیار سے بھی سمجھایا جاسکتا ہے۔ اور پھر اگر مدد نہیں کرنی تھی تو درخواست دوبارہ لکھوانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ تو یہ چیزیں ایسی ہیں کہ بلاوجہ عہدیدار کے لئے لوگوں کے دلوں میں بے چینی پیدا کیا کرتی ہیں۔ ان چیزوں سے اجتناب کرنا چاہئے۔ امراء ہوں، صدران ہوں، ہر وقت یہ ذہن میں رکھیں کہ وہ خلیفۂ وقت کے نمائندے کے طور پر جماعتوں میں متعین کئے گئے ہیں اور اس لحاظ سے انہیں ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔

ابوالحسن بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن مُرّہ نے حضرت معاویہ سے کہا کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو امام حاجتمندوں، ناداروں اور غریبوں کے لئے اپنا دروازہ بند رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضروریات وغیرہ کے لئے آسمان کا دروازہ بند کردیتا ہے۔

(ترمذی ابواب الاحکام باب فی امام الرعیۃ)

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کو سننے کے بعد حضرت معاویہ نے ایک شخص کو مقرر کردیا کہ لوگوں کی ضروریات اور مشکلات کا مداوا کیا کرے اور ان کی ضرورتیں پوری کرے۔ تو جماعتی نظام جو ہے وہ اسی لئے مقرر کیا گیا ہے۔

پھر حضرت معاذ بن جبل بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جہاں بھی تم ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اگر کوئی برا کام کر بیٹھو تو اس کے بعد نیک کام کرنے کی کوشش کرو۔ یہ نیکی بدی کو مٹا دے گی۔ اور لوگوں سے خوش اخلاقی اور حسن سلوک سے پیش آؤ۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب فی ما معاشرۃ الناس)

اَبُو بُردَہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ابو موسیٰؓ اور معاذ بن جبل کو یمن کی طرف والی بنا کر بھیجا۔ آپؐ نے ہر ایک کو ایک ایک حصہ کا والی مقرر کرکے بھیجا (یمن کے دو حصے تھے)۔ پھر فرمایا: آسانی پیدا کرنا، مشکلیں پیدا نہ کرنا۔ محبت و خوشی پھیلانا اور نفرت نہ پھیلنے دینا۔

(بخاری، کتاب المغازی، باب بعث ابی موسیٰ و معاذ الی الیمن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میری اس کوٹھڑی میں فرمایا: یا اللہ! جو کوئی میری امت کا حاکم ہو پھر وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی اس پر سختی کرنا اور جو کوئی میری امت کا حاکم ہو اور وہ ان پر نرمی کرے تو تو بھی اس سے نرمی فرمانا۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب فضیلۃ الامام العادل ....)

اصل میں تو امراء، صدران، عہدیداران یا کارکنان جو بھی ہیں ان کا اصل کام تو یہ ہے کہ اپنے اندر بھی اور لوگوں میں بھی نظام جماعت کا احترام پیدا کیا جائے۔ اور اسی طرح جماعت کے تمام افراد کا بھی یہی کام ہے کہ اپنے اندر بھی اور اپنی نسلوں میں بھی جماعت کا احترام پیدا کریں۔ نظام جماعت کا احترام پیدا کریں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ جو نصائح مَیں عہدیداران کے لئے کرتا ہوں اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ صرف عہدیداران کے لئے ہیں بلکہ تمام افراد جماعت مخاطب ہوتے ہیں اور ان کو بھی یہ نصائح ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ کل کو ایک عہدیدار کے ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جانے کی وجہ سے، یا بیمار ہو جانے کی وجہ سے، یا بڑھاپے کی وجہ سے، یا فوت ہو جانے کی وجہ سے کوئی دوسرا شخص اس عہدے کے لئے مقرر کردیا جائے۔ پھر انتخابات بھی ہوتے ہیں، عہدے بدلتے بھی رہتے ہیں۔ تو ہر ایک کو اپنے ذہن میں یہ سوچ رکھنی چاہئے کہ جب بھی وہ عہدیدار بنیں گے وہ ایک خادم کے طور پر خدمت کرنے کے لئے بنیں گے۔ بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ عہدیدار بدلے بھی جاتے ہیں، خلیفۂ وقت خود بھی اپنی مرضی سے بعض عہدوں کو تبدیل کردیتے ہیں۔ تو بہرحال نئے آنے والے شامل ہوتے ہیں اور نئے آنے والوں کی بھی یہی سوچ ہونی چاہئے اور اگر بنیادی ٹریننگ ہوگی تو اس سوچ کے ساتھ جو عہدہ ملے گا تو ان کو کام کرنے کی سہولت بھی رہے گی۔

تو جیسا کہ مَیں نے کہا ہر شخص کو اس ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئے کہ اس نے نظام جماعت کا احترام کرنا ہے اور دوسروں میں بھی یہ احترام پیدا کرنا ہے۔ تو خلیفۂ وقت کی تسلی بھی ہوگی کہ ہر جگہ کام کرنے والے کارکنان، نظام کو سمجھنے والے کارکنان، کامل اطاعت کرنے والے کارکنان میسر آسکتے ہیں تو بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اصل کام نظام جماعت کا احترام قائم کرنا ہے اور اس کو صحیح خطوط پر چلانا ہے۔ تو اس کے لئے عہدیداران کو، کارکنان کو دو طرح کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ایک تو وہ ہیں جو جماعت کے عام ممبر ہیں۔ جتنے زیادہ یہ مضبوط ہوں گے، جتنا زیادہ ہر شخص کا نظام سے تعلق ہوگا، جتنی زیادہ ان میں اطاعت ہوگی، جتنی زیادہ قربانی کا ان میں مادہ ہوگا، اتنا ہی زیادہ نظام جماعت مضبوط ہوگا۔ اور یہ چیزیں ان میں کس طرح پیدا کی جائیں۔ اس سلسلہ میں عہدیداران کے فرائض کیا ہیں؟ اس کا مَیں اوپر تذکرہ کرچکا ہوں۔ اگر وہ پیار محبت کا سلوک رکھیں گے تو یہ باتیں لوگوں میں پیدا ہوتی چلی جائیں گی۔ اور یہی آپ کا گروہ ہے جتنا زیادہ اس کا تعلق جماعت سے اور عہدیداران سے مضبوط ہوگا، اتنا ہی زیادہ نظام جماعت بھی آرام سے اور بغیر کسی رکاوٹ کے چلے گا۔ اتنا زیادہ ہی ہم دنیا کو اپنا نمونہ دکھانے کے قابل ہوسکیں گے۔ اتنی ہی زیادہ ہمیں نظام جماعت کی پختگی نظر آئے گی۔ جتنا جتنا تعلق افراد جماعت اور عہدیداران میں ہوگا۔ اور پھر خلیفۂ وقت کی بھی تسلی ہوگی کہ جماعت ایسی مضبوط بنیادوں پر قائم ہوچکی ہے جن سے بوقت ضرورت مجھے کارکنان اور عہدیداران میسر آسکتے ہیں۔ اگر کسی جگہ کچھ جماعتیں تو اعلیٰ معیار کی ہوں اور کچھ جماعتیں ابھی بہت پیچھے ہوں تو بہرحال یہ فکر کا مقام ہے۔ تو عہدیداران کو اپنے علاقہ میں، اپنے ضلع میں یا اپنے ملک میں اس نہج پر جائزے لینے ہوں گے کہ کہیں کوئی کمی تو نظر نہیں آرہی۔ اپنے کام کے طریق کا جائزہ لینا ہوگا۔ اپنی عاملہ کی مکمل Involvement کا یا مکمل ان کاموں میں شمولیت کا جائزہ لینا ہوگا۔ کہیں آپ نے عہدے صرف اس لئے تو نہیں رکھے ہوئے کہ عہدہ مل گیا ہے اور معذرت کرنا مناسب نہیں اس لئے عہدہ رکھی رکھو اور اس سے جس طرح بھی کام چلتا ہے چلاتے جاؤ۔ اس طرح تو جماعتی

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmireons@yahoo.com

نظام کو نقصان پہنچ رہا ہوگا۔ اگر تو ایسی بات ہے تو یہ زیادہ معیوب بات ہے اور یہ زیادہ بڑا گناہ ہے بنسبت اس کے کہ عہدے سے معذرت کر دی جائے۔ اس لئے ایسے عہدیدار تو اس طرح جماعت کے نظام کو، جماعت کے وقار کو نقصان پہنچانے والے عہدیدار ہیں۔

دوسرے یہ ذمہ داری ہے عہدیداران کی عام لوگوں سے ہٹ کر، اپنے دوسرے برابر کے عہدیداروں یا ماتحت عہدیداران یا کارکنان کا احترام ہے۔ یہ کوئی دنیاوی عہدہ نہیں ہے جس طرح میں پہلے بھی کہہ آیا ہوں کہ جو آپ کو مل گیا ہے اور کوئی سمجھ بیٹھے کہ اب سب طاقتوں کا میں مالک بن گیا ہوں۔ یہاں بھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے امیر اپنی عاملہ کا احترام کریں، ان کی رائے کو وقعت دیں، اس پر غور کریں۔ اسی طرح اگر کوئی ماتحت بھی رائے دیتا ہے تو اس کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھیں، کم نظر سے نہ دیکھیں۔ اگر آنحضرت ﷺ کو حکم ہے کہ مشورہ کریں تو ہم، آپ تو بہت معمولی چیز ہیں۔ تو کسی کی رائے کو کبھی بھی تکبر کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہئے۔ اپنا ایک وقار عہدیدار کا ہونا چاہئے اور یہ نہیں کہ غصے میں مغضوب الغضب ہو کر ایک تو رائے کو رد کر دیا اور مسجد میں یا میٹنگ میں تُو تکار بھی شروع ہو جائے۔ یا گفتگو ایسے لہجہ میں کی جائے جس سے کسی دوسرے عہدیدار کا یا کسی دوسرے شخص کے بارہ میں جس سے استخفاف کا پہلو نکلتا ہو، کم نظر سے دیکھنے کا پہلو نکلتا ہو۔ تو ہمارے عہدیداران اور کارکنان کو تو انتہائی وسعت حوصلہ کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ کھلے دل سے تنقید بھی سننی چاہئے، برداشت بھی کرنی چاہئے۔ اور پھر ادب کے دائرے میں رہ کر ہر شخص کی عزت نفس ہوتی ہے اس کا خیال رکھ کر دلیل سے جواب دینا چاہئے۔ یہ نہیں کہ میں نے یہ کہہ دیا ہے اس پر عمل نہیں ہو رہا تو تم یہ ہو، تم وہ ہو، یہ بڑا غلط طریق ہے۔ عہدیدار کا مقام جماعت میں عہدیدار کا ہے خواہ وہ چھوٹا عہدیدار ہے یا بڑا عہدیدار ہے۔ پھر قطع نظر اس کے کہ کسی کی خدمت کو لمبا عرصہ گزر گیا ہے یا کسی کی خدمت کو تھوڑا عرصہ گزرا ہے۔ اگر کم عمر والے سے یا عہدے میں اپنے سے کم درجہ والے سے بھی ایسے رنگ میں کوئی گفتگو کرتا ہے جس سے سُبکی کا پہلو نکلتا ہو تو گو دوسرا شخص اپنے وسعت حوصلہ کی وجہ سے، یعنی جس سے تلخ کلامی کی گئی ہے وہ اپنے وسعت حوصلہ کی وجہ سے، اطاعت کے جذبہ سے برداشت بھی کر لے ایسی بات لیکن اگر ایسے عہدیدار کا معاملہ جو دوسرے عہدیداران یا کارکنان کا احترام نہیں کرتے میرے سامنے آیا تو قطع نظر اس کے کہ کتنا Senior ہے اس کے خلاف بہرحال کارروائی ہوگی، تحقیق ہوگی۔ اس لئے آپس میں ایک دوسرے کا احترام کرنا بھی سیکھیں اور مشورے لینا اور مشوروں میں ان کو اہمیت دینا۔ اگر اچھا مشورہ ہے تو ضروری نہیں کہ چونکہ میں بڑا ہوں اس لئے میرا مشورہ ہی اچھا ہو سکتا ہے اور چھوٹے کا مشورہ اچھا نہیں ہو سکتا۔ اس کو بہرحال وقعت کی نظر سے دیکھنا چاہئے، اس کو کوئی وزن دینا چاہئے۔

پھر ہمارے ہاں قضا کا ایک نظام ہے، مقامی سطح پر بھی اور مرکزی سطح پر بھی، جماعتوں میں بھی۔ تو قضا کے معاملات بھی ایسے ہیں جن میں ہر قاضی کو خالی الذہن ہو کر، دعا کر کے، پھر معاملہ کو شروع کرنا چاہئے۔ کبھی کسی بھی فریق کو یہ احساس نہیں ہونا چاہئے کہ قاضی نے دوسرے فریق کی بات زیادہ توجہ سے سن لی ہے۔ یا فیصلے میں میرے نکات کو پوری طرح زیر غور نہیں لایا اور دوسرے کی طرف زیادہ توجہ رہی ہے۔ گو جس کے خلاف فیصلہ ہو عموماً اس کو شکوہ تو ہوتا ہی ہے لیکن قاضی کا اپنا معاملہ پوری طرح صاف ہونا چاہئے۔

حدیث میں آتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی حاکم سوچ سمجھ کر پوری تحقیق کے بعد فیصلہ کرے۔ اگر اس کا فیصلہ صحیح ہے تو اس کو دو ثواب ملیں گے۔ اور اگر باوجود کوشش کے اس سے غلط فیصلہ ہو گیا تو اسے ایک ثواب اپنی کوشش اور نیک نیتی کا بہرحال ملے گا۔

(بخاری کتاب الاعتصام باب اجر الحاکم اذا اجتہد فاصاب او أخطأ)

پھر حضرت معاذ بن جبل کے کچھ ساتھی جو حمص کے رہنے والے تھے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جب حضرت معاذ کو یمن کا قاضی مقرر کر کے بھیجا تو معاذ سے پوچھا کہ جب کوئی مقدمہ تمہارے سامنے پیش ہو تو کیسے فیصلہ کرو گے؟ معاذ نے عرض کیا کہ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا یعنی قرآن شریف کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپؐ نے پوچھا اگر کتاب اللہ میں وضاحت نہ ملی تو پھر کیا کرو گے۔ معاذ نے عرض کی اللہ تعالیٰ کے رسول کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا: نہ سنت میں کوئی ہدایت پاؤ نہ کتاب اللہ میں تو پھر کیا کرو گے۔ تو معاذ نے عرض کی کہ اس صورت میں غور و فکر کر کے اپنی رائے سے فیصلہ کرنے کی کوشش کروں گا اور اس میں کسی سستی اور غفلت سے کام نہیں لوں گا۔ حضور نے یہ سن کر معاذ کے سینے پر شاباش دینے کے لئے ہاتھ مار کر فرمایا: الحمد للہ! خدا کا شکر ہے کہ اس نے رسول کے قاصد کو یہ توفیق دی اور وہ صحیح طریق کار سمجھا جو اللہ کے رسول کو پسند ہے۔

(ابوداؤد۔ کتاب الاقضیۃ۔ باب اجتہاد الرأی فی القضاء)

تو یہ ہے اصول فیصلہ کرنے کا کہ قرآن سے رہنمائی لی جائے، پھر سنت سے رہنمائی لی جائے، اگر خلفاء کے ارشادات ہیں اس بارہ میں ان سے رہنمائی لی جائے۔ پھر اگر کہیں سے بھی اس مخصوص امر کے لئے رہنمائی نہ ملے تو دعا کرتے ہوئے، اللہ کے حضور جھکتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے کسی بات کا فیصلہ کیا جائے۔ جو بھی مقدمہ قاضیوں کے سامنے پیش ہو ان کا فیصلہ کیا جائے۔ اب تو تقریباً تمام معاملات میں اصولی قواعد مرتب ہیں، قاضیوں کو مل بھی جاتے ہیں۔ فقہی مسائل یا مسئلے بھی چھپے ہوئے موجود ہیں تو ان کی روشنی میں تمام فیصلے ہونے چاہئیں۔ حضرت عمر کا ایک خط جو انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ کو لکھا تھا۔ حضرت سعید بن ابو بردہ نے امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب کا ایک خط نکالا جو انہوں نے اپنے ایک والی حضرت ابوموسیٰ اشعری کو لکھا تھا۔ یہ روایت ہے۔ اس کا مضمون یہ تھا۔

قضا ایک محکم اور پختہ دینی فریضہ ہے اور واجب الاتباع سنت ہے۔ جب کوئی مقدمہ یا کیس آپ کے سامنے پیش ہو تو معاملے کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرو کیونکہ صرف حق بات کہنا اور اس کے نفاذ کی کوشش نہ کرنا بے فائدہ ہے۔ کیا بلحاظ مجلس، کیا بلحاظ توجہ اور کیا بلحاظ عدل و انصاف، سب لوگوں کے درمیان مساوات قائم رکھو۔ سب سے ایک جیسا سلوک کرو تا کہ کوئی بااثر تم سے ظلم کروانے کی امید نہ رکھے اور کسی کمزور کو تیرے ظلم و جور کا ڈر اور اندیشہ نہ ہو۔ اور ثبوت پیش کرنا مدعی کا فرض ہے۔ اور قسم منکر مدعا علیہ پر آئے گی۔ مسلمانوں کے درمیان مصالحت کروانے کی کوشش کرنا اچھی بات ہے۔ ہاں ایسی صلح کی اجازت نہیں ہونی چاہئے جس کی وجہ سے حرام حلال بن رہا ہو اور حلال حرام یعنی خلافت شریعت صلح جائز نہ ہوگی۔ اگر تم کوئی فیصلہ کرو اور پھر غور و فکر کے بعد اللہ کی ہدایت سے دیکھو کہ فیصلے میں غلطی ہو گئی ہے۔ صحیح فیصلہ اور طرح ہے تو اپنا کل کا فیصلہ واپس لینے اور اسے منسوخ کرنے میں ذرہ برابر ہچکچاہٹ یا شرم محسوس نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ حق اور عدل ایک عظیم صداقت ہے اور حق اور سچ کو کوئی چیز باطل اور غلط نہیں بنا سکتی ہے۔ اس لئے حق کی طرف لوٹ جانا اور حق کو تسلیم کر لینا باطل میں پھنسے رہنے اور غلط بات پر مصر رہنے سے کہیں بہتر ہے۔ جو بات تیرے دل میں کھٹکے اور قرآن و سنت میں اس کے بارہ میں کوئی وضاحت نہ ہو تو اس کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرو اور اس کی مثالیں تلاش کرو۔ اس سے ملتی جلتی صورتوں پر غور کرو پھر اس پر قیاس کرتے ہوئے کوئی فیصلہ کرنے کی کوشش کرو۔ اور جو پہلو اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ لگے اور حق اور سچ کے زیادہ مشابہ نظر آئے اسے اختیار کرو۔ مدعی کو ثبوت پیش کرنے کے لئے مناسب تاریخ اور وقت دو تا کہ وہ اپنے دعویٰ کے حق میں ثبوت اکٹھے کر سکے۔ اگر مقررہ تاریخ پر وہ ثبوت اور بیّنہ پیش کر سکے فبہا ورنہ اس کے خلاف فیصلہ سنا دو۔ یہ طریق اندھے پن کو دور کرنے والا ہے۔ اور بے خبری کے اندھیرے کو روشن کرنے والا۔ یعنی اس سے الجھا ہوا معاملہ سلجھ جائے گا اور ہر قسم کے عذر و اعتراض کا موثر جواب ہوگا۔ سب مسلمان برابر شاہد عادل ہیں۔ ایک دوسرے کے حق میں اور ایک دوسرے کے خلاف گواہی دے سکتے ہیں۔ اور ان گواہیوں کے مطابق فیصلہ ہوگا سوائے اس کے کہ کسی کو حد کی سزا مل چکی ہو یا اس کی جھوٹی شہادت دینے کا تجربہ ہو چکا ہو۔ یا قرابت کے دعویٰ میں اس پر کوئی تہمت لگی ہو۔ یا اس کا اصل رشتہ کسی اور شخص یا قوم سے ہو اور دعویٰ کسی اور کے رشتے دار ہونے کا کرے یعنی حسب و نسب کے دعویٰ میں جھوٹا ہو۔ ایسے خفیف الحرکت شخص کے سچا ہونے پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ باقی سب مسلمان گواہ بننے کے اہل ہونے کے لحاظ سے برابر ہیں کیونکہ کسی کے دل میں کیا ہے؟ اصل راز اور سچائی کیا ہے؟ اسے اللہ نے اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ اگر کوئی غلط بیانی کرے گا تو خدا اس کو سزا دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بیّنات اور گواہیوں کے ذریعہ معاملات نبٹانے کا مکلف بنایا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ تنگ پڑنے سے بچو۔ جلد گھبرا جانے اور لوگوں سے تکلیف اور دکھ محسوس کرنے اور فریقین مقدمہ سے تنفر اور اجنبی پن سے کبھی پیش نہ آؤ۔ حق اور سچ معلوم کرنے کے مواقع میں اس طرز عمل سے بچنا اور حق شناسی کی صحیح کوشش کرنا۔ اللہ اس کا ضرور اجر دے گا اور ایسے شخص کو نیک شہرت بخشے گا۔ جو شخص اللہ کی خاطر خلوص نیت اختیار کرے گا اللہ اسے لوگوں کے شر سے بچائے گا اور جو شخص محض بناوٹ اور تصنع سے اپنے آپ کو اچھا ظاہر کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ کبھی نہ کبھی اس کا راز فاش کر دے گا اور اس کی رسوائی کے سامان پیدا کر دے گا"۔

(سنن دارقطنی۔ کتاب الاقضیہ والاحکام)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

اس کے علاوہ عہدیداران کے متعلق بعض عمومی باتیں بھی ہیں جن کا مَیں ذکر کر دیتا ہوں۔ اللہ کے فضل سے جماعت میں عموماً عہدے کی خواہش کا اظہار کوئی نہیں کرتا اور جب عہدہ مل جاتا ہے تو خوف پیدا ہوتا ہے کہ مَیں ادا بھی کر سکتا ہوں یا نہیں۔ لیکن بعض سر پھرے بھی ہوتے ہیں۔ خط لکھ دیتے ہیں کہ ہمارے ضلع میں صحیح کام نہیں ہو رہا۔ لکھنے والا لکھتا ہے کہ مَیں جانتا ہوں کہ عہدے کی خواہش کرنا مناسب نہیں لیکن پھر بھی مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر میرے سپرد امارت یا فلاں عہدہ کر دیا جائے تو مَیں چھ مہینے یا سال میں اصلاح کر سکتا ہوں۔ تبدیلیاں پیدا کر دوں گا۔ تو بعض تو ایسے سرپھرے ہوتے ہیں جو کھل کر لکھ دیتے ہیں۔ اور بعض بڑی ہوشیاری سے یہی مدعا بیان کر رہے ہوتے ہیں۔ تو ان پر مَیں یہ واضح کر دوں کہ ہمارے نظام میں، جماعت احمدیہ کے نظام میں اگر کسی انتخاب کے وقت کسی کا نام پیش ہو جائے تو وہ اپنے آپ کو ووٹ دینے کا حق بھی نہیں رکھتا۔ اپنے آپ کو ووٹ دینا بھی اس بات کا اظہار ہے کہ مَیں اس عہدے کا حقدار ہوں۔ ایسے لوگوں کو یہ حدیث پیش نظر رکھنی چاہئے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میرے ساتھ میرے دو چچازاد بھائی تھے ان میں سے ایک بولا: یارسول اللہ! ہم کو ان ملکوں میں سے کسی ملک کا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیئے ہیں امیر مقرر کر دیجئے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم ہم ولایت کی خدمت اس کے سپرد نہیں کرتے جو اس کی درخواست کرے یا اس کی حرص کرے۔''

(مسلم کتاب الامارۃ. باب النھی عن طلب الامارۃ و الحرص علیھا)

پھر عبدالرحمٰن بن سَمُرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے عبدالرحمٰن! عہدہ اور حکومت کی درخواست مت کر کیونکہ اگر درخواست سے تجھ کو (عہدہ یا حکومت) ملے تو اس کا بوجھ تجھ پر ہوگا اور اگر بغیر سوال کے ملے تو خدا تعالیٰ کی نصرت شامل حال ہوگی۔

(مسلم، کتاب الامارۃ، باب النھی عن طلب الامارۃ و الحرص علیھا)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ فرماتے ہیں:

بعض لوگوں کو یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ اس قسم کے عہدے لینے کے لئے مجالس میں شامل ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ لعنت ہوتے ہیں اپنی قوم کے لئے اور لعنت ہوتے ہیں اپنے نفس کے لئے۔ وہ وہی ہیں جن کے متعلق خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ۔ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ﴾ (الماعون:۵تا۷) ریا ہی ریا ان میں ہوتی ہے۔ کام کرنے کا شوق ان میں نہیں ہوتا......(مشعل راہ جلد اول صفحہ ۲۰، ۲۱)

پھر حضرت مصلح موعودؓ نے کارکنان کو ہدایات دیتے ہوئے ایک جگہ فرمایا کہ۔

''کارکنان کو چاہئے کہ تندہی سے کام کریں۔ یہ خواہش کہ ہمارا نام و نمود ہو ایسا خیال ہے جو خراب کرتا ہے۔ اس خیال کے ماتحت بہت لوگ خراب ہو گئے ہیں، ہوتے ہیں ہوتے رہیں گے۔ تم اللہ سے ڈرو اور اسی سے خوف کرو اور اس بات کو مدنظر رکھو کہ اس کا کام کر کے اس سے انعام کے طالب ہو.........اور لوگوں سے مدح اور تعریف نہ چاہو۔ اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں میں للّٰہیت پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اور مجھ پر بھی رحم کرے۔ آمین

(خطبات محمود جلد ۷ خطبہ فرمودہ ۲۲/دسمبر ۱۹۲۲ء صفحہ ۴۳۳)

پھر آپ نے فرمایا کہ:

''افسران سلسلہ کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خصوصیت سے اپنے اخلاق درست کریں اگر ضدی لوگ آ جائیں تو ان کو بھی محبت اور پیار سے سمجھانے کی کوشش کیا کریں اور پوری محنت اور اخلاص سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ اس امر کی طرف خدا تعالیٰ نے ﴿وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا﴾ (النازعات: ۲۔۳)۔ میں اشارہ کیا اور بتایا ہے کہ مومن جب کسی کام میں مشغول ہوتا ہے تو وہ ہمہ تن اس میں مستغرق ہوتا اور مشکلات پر قابو پا لیتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر مخالفین کی طرف سے اعتراض بھی ہو تو دعاؤں سے اس کا ازالہ کرنا چاہئے اور اعتراضات سے کبھی گھبرانا نہیں چاہئے۔''

(خطبات محمود جلد ۱۵ صفحہ ۲۵۷ تا ۲۶۵)

پھر آپ نے عہدیداران کو فرمایا کہ:

''امراء اور پریذیڈنٹ اپنی اپنی جماعتوں میں قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کا درس دیں۔ یہ محض وعظ نہیں ہوگا کیونکہ یہ اپنے اندر مشاہدہ رکھتا ہے۔ قرآن کریم وعظ نہیں بلکہ وہ مشاہدات پر حاوی ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب مشاہدات پر مبنی اور مشاہدات پر حاوی ہیں۔ ایک عام واعظ تو یہ کہتا ہے کہ قرآن کریم میں اور احادیث میں یہ لکھا ہے مگر خدا تعالیٰ کے انبیاء یہ نہیں کہتے کہ فلاں جگہ یہ لکھا ہے بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل پر یہ لکھا ہے۔ ہماری زبان پر یہ لکھا ہے۔ ان کا وعظ ان کی سوانح عمری ہوتا ہے اس لئے ان کی کتب پڑھنے سے واعظ والا اثر انسان پر نہیں پڑتا بلکہ مشاہدہ والا اثر پڑتا ہے۔ جس طرح دعا نماز کا مغز ہے اسی طرح انبیاء کی کتب میں نصیحت کا مغز ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ اور اس کے انبیاء کے کلام میں پایا جاتا ہے۔''

(خطبات محمود جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۳، ۲۸۴)

تو یہ درس کی طرف بھی بہت توجہ دینی چاہئے۔ یہ بھی تربیت کا حصہ ہے اپنی بھی اور جماعت کی بھی۔

پھر آخر میں خلاصۃً دوبارہ بیان کر دیتا ہوں کہ جو باتیں مَیں نے کہی ہیں عہدیداران کے لئے اور یہ خلفائے سلسلہ کہتے چلے آئے ہیں پہلے بھی لیکن ایک عرصہ گزرنے کے بعد بعض باتیں یاد نہیں رہتیں۔ جو نئے آنے والے عہدیداران ہوتے ہیں جو نہیں سمجھ رہے ہوتے صحیح طرح اس لئے بار بار یاد دہانی کروانی پڑتی ہے۔ تو خلاصہ یہ باتیں ہیں:

(۱)......عہدیداران پر خود بھی لازم ہے کہ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں اور اپنے سے بالا افسر یا عہدیدار کی مکمل اطاعت اور عزت کریں۔ اگر یہ کریں گے تو آپ کے نیچے جو لوگ ہیں، افراد جماعت ہوں یا کارکنان، آپ کی مکمل اطاعت اور عزت کریں گے۔

(۲)......یہ ذہن میں رکھیں کہ لوگوں سے نرمی سے پیش آنا ہے۔ ان کے دل جیتنے ہیں، ان کی خوشی غمی میں ان کے کام آنا ہے۔ اگر آپ یہ فطری تقاضے پورے نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے عہدیدار کے دل میں تکبر پایا جاتا ہے۔

(۳)......امراء اور عہدیداران یا مرکزی کارکنان یہ دعا کریں کہ ان کے ماتحت یا جن کا ان کو نگران بنایا گیا ہے، شریف النفس ہوں، جماعت کی اطاعت کی روح ان میں ہو اور نظام جماعت کا احترام ان میں ہو۔

(۴)......کبھی کسی فرد جماعت سے کسی معاملہ میں امتیازی سلوک نہ کریں اور یہ بھی یاد رکھیں کہ بعض لوگ بڑے ٹیڑھے ہوتے ہیں۔ مجھے علم ہے کہ امراء کے، عہدیداران کے، یا نظام جماعت کے ناک میں دم کیا ہوتا ہے ایسے لوگوں نے لیکن پھر بھی ان کی بدتمیزیوں کو جس حد تک برداشت کر سکتے ہیں کریں اور ان کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف پر کسی قسم کا شکوہ نہ کریں، بدلہ لینے کا خیال بھی کبھی دل میں نہ آئے۔ ان کے لئے دعا کریں، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔

(۵)......پھر یہ کہ نظام جماعت کا استحکام اور حفاظت سب سے مقدم رہنا چاہئے اور اس کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ پھر بھی اپنے گرد 'جی حضوری' کرنے والے یا خوشامد کرنے والے لوگوں کو اکٹھا نہ ہونے دیں۔ جن عہدیداروں پر ایسے لوگوں کا قبضہ ہو جاتا ہے پھر ایسے عہدیداران سے انصاف کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ ایسے عہدیدار پھر ان لوگوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن جاتے ہیں۔ تبھی تو آنحضرت ﷺ نے اس دعا کی تلقین فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی بُرے مشیر میرے ارد گرد اکٹھے نہ کرے۔

(۶)......پھر یہ بھی یاد رکھنے والی بات ہے جیسا کہ مَیں بیان بھی کر چکا ہوں کہ جہاں نظام جماعت کے تقدس پر حرف نہ آتا ہو، عفو اور احسان کا سلوک کریں۔ ان کے لئے مغفرت مانگیں جو ان کی اصلاح کا موجب بنے۔ یہ تو عہدیداران کے لئے ہے لیکن آخر میں مَیں پھر احباب جماعت کے لئے ایک فقرہ کہہ دیتا ہوں کہ آپ پر بھی، جو عہدیدار نہیں ہیں، ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کا کام صرف اطاعت، اطاعت اور اطاعت ہے اور ساتھ دعا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں مَیں ایک دعا کی بھی تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ بنگلہ دیش کے حالات کافی Tense ہیں، بڑے عرصہ سے، بڑے خراب ہیں اور آج بھی مخالفین نے بڑی دھمکیاں دی ہوئی ہیں مسجدوں پہ حملے کرنے کی۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح سے محفوظ رکھے، جماعت کو ہر شر سے بچائے۔ اور درس کے دوران بھی مَیں نے دعا کی ایک تحریک کی تھی اب دوبارہ کرتا ہوں۔ یہ دعا خاص طور پہ اور دعاؤں کے ساتھ یہ بھی ضرور کیا کریں اور جیسا کہ مَیں نے کہا تھا ہر نئی خلافت کے بعد اس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ دعا یہ ہے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو خواب کے ذریعہ سے اللہ نے سکھائی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام خواب میں آئے تھے اور کہا تھا کہ یہ دعا جماعت پڑھے۔ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ﴾ (آل عمران:۹) اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ یہ دعا بہت کیا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ساتھ منعقدہ

مجلس سوال و جواب

بتاریخ ۳۰/مارچ ۱۹۸۶ء

(دوسری قسط)

قسط نمبر ایک کیلئے دیکھیں اخبار بدر ۱۷/ فروری ۲۰۰۴ء شمارہ نمبر ۷

سوال: غیر احمدی مسلمانوں کے متعلق احمدیوں کی کیا رائے ہے۔ وہ مسلمان ہیں یا نہیں؟

اس سلسلہ میں غیر احمدی سائل کو جواب دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا:

'علماء نے ایسے سوال احمدیت کے خلاف سکھائے ہیں جو جذباتی نوعیت کے ہیں، واقعاتی نہیں ہیں۔ اس کی وجہ سوائے اس کے کہ آپ کو متنفر کیا جائے اور کوئی نہیں ہے۔ مثلاً ایک سوال یہ ہے کہ غیر احمدی لوگوں کے بارے میں آپ کیا فرمائیں گے کیا وہ احمدیت کے مطابق مسلمان ہیں یا نہیں۔

امر واقع یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف کفر کا فتویٰ دینے میں مولویوں نے پہل کی ہے۔ سارے ہندوستان کے مسلمان علماء کفر کا فتویٰ دیتے چلے گئے یہاں تک کہ مکہ اور مدینہ پہنچے وہاں سے بھی فتوے لے آئے اور بارہ سال تک حضرت مسیح موعودؑ نے بھی صبر کیا اور نصیحت بھی کی اور یہ فرمایا کہ حضرت اقدس رسول اکرم ﷺ کا فتویٰ ہے کہ اگر تم مسلمان کی تکفیر سے باز نہیں آؤ گے تو یہ تکفیر تم پر الٹ جائے گی۔ اس لئے میں تمہیں وارننگ دے رہا ہوں۔ اور جب وہ باز نہیں آئے پھر آپ نے اعلان کیا کہ اب میں اعلان کرتا ہوں کہ جو شخص مجھے کافر سمجھتا ہے آنحضرت ﷺ کے فیصلے کے مطابق اب میں مجبور ہوں یہ کہنے پر کہ تمہاری تکفیر تم پر الٹ گئی۔ پہلی دفعہ جماعت احمدیہ کی طرف سے تکفیر کا اعلان اس وقت ہوا ہے اور اس بنیاد پر ہوا ہے اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جو شخص میرے متعلق اعلان کرتا ہے کہ مرزا صاحب کافر نہیں ہیں وہ مسلمان ہے، وہ کافر نہیں بنتا۔ آج بھی یہی اعلان ہے۔ اس لئے ایک موقف ہمارا تو یہ اس طرح سمجھنے کی کوشش کریں۔

دوسرا ایک بڑا نمایاں فرق ہے۔ جب آپ ہمیں کافر کہتے ہیں اور سارے مسلمان کافر کہہ رہے ہیں تو آپ ہمیں حضرت محمد ﷺ کا کافر کہہ رہے ہیں جو واقعہ کے خلاف ہے۔ ہم کہتے ہیں ہم آنحضرت ﷺ پر دل و جان سے ایمان لاتے ہیں۔ آپ کے دین کے عاشق، آپ کے ادنیٰ غلام، قرآن کریم کے تابع، سنت کے تابع، دعویٰ ہمارا یہ ہے۔ آپ کہتے ہیں: نہیں جھوٹ بولتے ہو، تم آنحضرت ﷺ کے کافر ہو۔ اس لئے ہمارے دعویٰ کے خلاف آپ بات کر رہے ہیں' یہ انصاف نہیں ہے۔

ہم جن معنوں میں آپ کو کافر کہتے ہیں، آپ کے دعویٰ کے مطابق کہتے ہیں۔ اس لئے آپ کو شکوہ کس بات کا ہے۔ ہم کہتے ہیں: آپ امام مہدی کے کافر ہیں۔ اب آپ بتائیے کہ ہمارے لئے اور معقول راستہ کون سا ہے۔ جس کو ہم نے امام مہدی مانا یا تو ہم جھوٹ بول رہے ہیں یا سچ بول رہے ہیں۔ تیسری تو شکل ہی کوئی نہیں۔ ہم نے سچا سمجھ کے مانا ہے اس میں تو کوئی شک نہیں ورنہ اتنی مصیبتیں کیوں اٹھاتے اس راستے میں۔ پاکستان میں جو ہم سے ہو رہا ہے وہ کوئی جھوٹی قوم تو برداشت نہیں کر سکتی۔ ہم نے یقیناً سچا سمجھ کے مانا ہے۔ تو جو امام مہدی کو سمجھتا ہے کہ امام مہدی آ گیا اور سچا ہے اس کے منکر کو وہ امام مہدی کا منکر نہ کہے تو کیا کہے گا۔ کیا اس کے سوا تیسری کوئی صورت ہے ہمارے لئے؟۔

ایک دفعہ ہمارے محی الدین صاحب قصوری (مولانا محی الدین فوت ہو چکے ہیں) بڑے شریف النفس انسان تھے، محبت اور تعلق بھی رکھتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے یہی سوال کیا کہ مرزا صاحب آپ مجھے صاف بتائیں کہ آپ ہمیں کیا سمجھتے ہیں۔ میں نے کہا آپ مجھے پہلے ایک بات کا جواب دیں۔ میں وعدہ کرتا ہوں میں آپ کو صاف صاف بتاؤں گا۔ کہنے: کیا؟ میں نے کہا: آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کے نزدیک تو امام مہدی نہیں آیا۔ جب امام مہدی آ جائے گا تو جو شخص امام مہدی کو جھوٹا کہے گا آپ اس کو کیا کہیں گے؟ کہتے: میں تو کافر کہوں گا۔ تو میں نے کہا: پھر مجھ سے وہ توقع کیوں نہیں رکھتے۔ آپ تو اتنے مرد مومن ہیں کہ امام مہدی کے کافر کو کافر کہتے ہیں اور مجھ سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ میں جس کو امام مہدی سمجھتا ہوں اس کے کافر کو مومن کہوں۔ یہ کون سا انصاف ہے۔ اس لئے بحث یہ ہے کہ ہم آپ کے دعویٰ کے خلاف نہیں کہتے۔ اگر ہم غلط ہیں تو آپ کو فخر کرنا چاہیے کہ ہمیں ایک جھوٹے کا کافر کہا گیا ہے۔ پھر تو غصے کی بات ہی نہیں۔

سائل نے اس پر کہا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے کسی نہ ماننے والے کو یہ بات نہیں کہی۔

حضور رحمہ اللہ نے فرمایا: قرآن کریم تو بھرا پڑا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے منکر کو کافر، کافر، کافر اتنا کہا گیا ہے کہ دنیا کی کسی کتاب میں نہیں کہا گیا۔ قرآن کریم آنحضرت ﷺ کو فرماتا ہے ﴿قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ﴾ حکم دیتا ہے: (اے محمدؐ) کہہ اے کافرو! کوئی اس سے بہتر کیا مثال ہو سکتی ہے کہ قرآن کریم آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے کہتا ہے ﴿قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ﴾ اے محمد ﷺ اعلان کر ان کو اس طرح مخاطب کر کے کہ: اے کافرو!۔ اب رسول اللہ ﷺ کہتے تھے کہ نہیں کافر۔ کیا آپ قرآن کا انکار کرتے تھے؟ نعوذ باللہ من ذالک۔

❀❀.........❀❀

سوال: کیا مسلمان ہونے کے لئے کلمہ طیبہ پڑھنا کافی نہیں ہے اور کیا کلمہ طیبہ کے علاوہ مرزا صاحب پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔؟

جواب: حضور رحمہ اللہ نے فرمایا۔ کلمہ طیبہ پڑھ کر انسان مسلمان ہو جاتا ہے۔ آپ کو مجھ سے اتفاق ہے اس بات پر۔ لیکن اگر ملائکہ کا انکار کر دے تو پھر بھی مسلمان رہے گا؟ اگر ایک نبی کا بھی انکار کر دے پھر بھی مسلمان رہے گا؟ ؟ بتایئے!

دیکھیں Sloganism سے مسئلے حل نہیں ہوتے۔ جو دینی معاملات ہیں ان کا معاملہ فہم سے حل کرنا چاہئے، غور سے معاملہ حل کرنا چاہیے۔ کلمہ طیبہ کے بعد انسان مسلمان ہو جاتا ہے، لیکن ایمان کی جتنی شرائط ہیں ان کو پورا کرنا ضروری ہے۔ کلمہ طیبہ پڑھنے کے باوجود اگر کوئی شخص ﴿اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ مَلَائِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ﴾۔ ان پانچ چیزوں میں سے کسی ایک کا یا ان کے اجزا میں سے کسی ایک جز کا بھی انکار کر دے تو سارے مسلمان علماء کا متفقہ عقیدہ ہے کہ وہ سچا مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ اس لئے اسلام دون الاسلام کے مسئل شروع سے ہی چلے آ رہے ہیں۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کا موقف ہے وہ بڑا واضح ہے کہ جو شخص کلمہ طیبہ پڑھتا ہے اس کو ہم غیر مسلم نہیں کہہ سکتے۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن اگر ہم اس سے اتر کر ان چیزوں میں سے کسی کا انکار کریں تو کفر کی کوئی نہ کوئی چیز اس میں ثابت ہو جائے گی اس کے باوجود ہم اسے غیر مسلم نہیں کہیں گے۔ جو شخص کلمہ طیبہ کا اقرار کر لے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں آج تک کبھی کسی احمدی نے اس کو غیر مسلم نہیں کہا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتابیں اٹھا کر دیکھ لیں وہاں فرق ہے۔ ایک ہے اصطلاح کافر کہنے کی ایک ہے غیر مسلم۔ ان دونوں اصطلاحوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اس لئے مسلمان علماء بھی اگر چہ ایک دوسرے کو کافر سارے ہی کہتے آئے ہیں، آج تک کہتے ہیں، مگر غیر مسلم نہیں کہتے۔ کیا وجہ ہے یوں نہیں کہتے تھے۔ اس لئے کہ ان کو علم تھا کہ جو پہلے علماء گزرے ہیں وہ سطحی علم رکھنے والے لوگ نہیں تھے۔ وہ بزرگ تھے اولیاء اللہ تھے۔ غلطیاں ان سے ہوئیں لیکن اسلام کی بنیادوں کو سمجھتے تھے۔

قرآن کریم نے کافر کہنے اور غیر مسلم کہنے میں ایک نمایاں فرق کیا ہے۔ قرآن کریم آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ یہ اعرابی لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ﴿قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا﴾ تو ان سے کہہ دے کہ تم ایمان نہیں لائے۔ ایمان لانا تو درکنار ﴿لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ﴾ ان کے دلوں میں ایمان نے جھانک کے بھی نہیں دیکھا۔ سرے سے ایمان ہے ہی نہیں۔ اس کے باوجود تم ان کو کہہ دو کہ تمہیں اپنے آپ کو مسلمان کہنے کا میں حق دیتا ہوں۔ تم کہتے رہو ﴿اَسْلَمْنَا﴾ ٹھیک ہے بے شک کہتے رہو۔ پس یہ عظیم الشان مذہب ہے اسلام کا جو ہر پہلو پر حاوی ہے۔

جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں مسلمان ہوں، قرآن اور سنت سے ثابت ہے اس کو غیر مسلم کہنے کا کوئی حق نہیں۔ اسلام میں رہتے ہوئے کفر کی کوئی بات کہے تو اس کو دون الاسلام کافر کہنے کا حق ہے۔ اس کی سند قرآن سے بھی ملتی ہے اور حدیث سے بھی ملتی ہے۔ میں آپ کو وضاحت کر کے بتاتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں ایک مسلمان جب چوری کرتا ہے تو کافر ہو جاتا ہے اور مسلمان بھی کہا اس کو۔ ایک مسلمان جب زنا کرتا ہے تو کافر ہو جاتا ہے۔ اسی اصول کے پیش نظر مسلمان علماء ہمیشہ ایک دوسرے پر کفر کے فتوے دیتے رہے مگر غیر مسلم نہیں کہا۔ وجہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس کی اجازت ہی نہیں دی شروع سے۔ قرآن آپؐ پر نازل ہوا تھا نہ کہ کسی اور پر ہوا ہے۔ قرآن کا مفہوم آپؐ بہتر سمجھتے تھے اس لئے آپ کا یہ کہنا کہ فلاں کافر ہو گیا فلاں کافر ہو گیا اپنی جگہ۔ لیکن اس کے باوجود ایک موقعہ پر جبکہ جنگ میں ایک صحابی نے ایک دشمن کو زیر کیا جب وہ اسے قتل کرنے لگا تو دشمن نے منت کی کہ دیکھو میں مسلمان ہوتا ہوں میں کلمہ پڑھتا ہوں تم چھوڑ دو مجھے اور کلمہ پڑھا اس نے۔ اس نے اس کے باوجود قتل کر دیا۔ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس نے بڑے فخر سے عرض کیا کہ اس طرح مقابلہ ہوا میں نے اسے زیر کیا اور اس نے آخر پر ڈر کے مارے کہہ دیا میں کلمہ پڑھتا ہوں، میں نے کہا اب تو میں نہیں چھوڑ سکتا تم ڈر گئے ہو اور قتل کر دیا۔ وہ یہ روایت کرتے ہیں ہیں کہ میں نے اپنی ساری زندگی میں آنحضرت ﷺ کو اتنا ناراض نہیں دیکھا جتنا اس دن وہ مجھ پر ناراض ہوئے۔ اور ایک روایت میں آتا ہے آپ بار بار یہ کہتے تھے کہ قیامت کے دن جب وہ کلمہ تمہارے خلاف گواہی دے گا تو تم کیا جواب دو گے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کا دل پھاڑ کے کیوں نہ دیکھا کہ وہ منہ سے کہتا تھا یا دل سے کہتا تھا۔ اس لئے جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے یا کلمہ پڑھ لے۔ اس کو غیر مسلم کہنے کا کسی کو کوئی حق نہیں ہے۔ نہ جماعت احمدیہ کو ہے نہ کسی اور جماعت کو ہے۔

اس لئے ہم آپ کے اقرار کے خلاف کبھی کوئی فتویٰ نہ دیتے ہیں نہ آج تک کبھی دیا ہے۔ ہم کہتے ہیں آپ مسلمان ہیں۔ لیکن مسلمان رہتے ہوئے امام مہدی کا آپ نے انکار کیا، جس کو ہم امام مہدی سمجھتے ہیں اس لئے امام مہدی کے منکر پر وہی فتویٰ ہے جو آپ کے علماء کا فتویٰ ہے متفقہ فتویٰ ہے۔

امام مہدی کی ضرورت کیا ہے؟ سوال یہ ہے کہ اگر امام مہدی آئے گا تو اآپ کو غور کرنا چاہئے کہ آئے گا کس کام کے لئے۔ ایک طرف خدا اس کو مقرر کرے چودہ سو سال انتظار کو ہو گئے ہیں۔ آپ کے نزدیک ابھی نہیں آیا۔ کل آ جائے فرض کریں تو دوسری طرف انکار کی اجازت دیدے۔ عقل کے خلاف بات ہے، یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ عظیم الشان دینی تحریک کی خاطر خدا تعالیٰ کسی کو امام بنائے اور ماننے والوں سے کہہ دے کہ تم اس کا بے شک انکار کرو فرق ہی کوئی نہیں پڑتا۔ اس لئے ہماری پوزیشن ایک مجبوری کی پوزیشن ہے یا ہم جھوٹے ہیں کہ ہم ان کو سچا امام مہدی سمجھ رہے ہیں۔ جب ہم سچا سمجھتے ہیں تو ہمارے پاس چارہ ہی کوئی نہیں کہ جس کو ہم امام مہدی کہتے ہیں جو اس کا منکر ہے ہم اسے امام مہدی کا کافر کہیں گے لیکن غیر مسلم نہیں کہیں گے۔ آپ ہمیں غیر مسلم کہتے ہیں۔ یہ زیادتی ہے اس کی قرآن اجازت نہیں دیتا۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

ھندو دھرم میں جہاد بالسیف

(قسط-۲)

.................چوہدری خورشید پربھاکر درویش ھندی-قادیان.................

اسلام میں اصلاحِ نفس جہادِ اکبر کہلاتا ہے۔ انسان کے اندر نیکی اور بدی کی جنگ ہمہ وقت جاری ہے۔سو یہ جہادِ اکبر بھی متواتر جاری رہتا ہے۔

جہاد بالسیف، جہادِ اصغر- یعنی تلوار اور اسلحہ کے ذریعہ قتال، جہادِ اصغر کہلاتا ہے۔ جب کوئی فرد، قوم اور لشکر مسلمانوں کو ان کے بنیادی مذہبی فرائض ادا کرنے سے بذریعہ تلوار، طاقت سے، جبراً روکنے کیلئے اُن پر حملہ آور ہو۔ تو مظلوم مسلمانوں کو مخصوص حالات میں صرف دفاع اور پرتی رکھشا (Defence) کی اجازت دی گئی ہے۔ اسلام بلا وجہ حملہ کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام دینِ فطرت ہے۔ اس کی فطرتِ صحیحہ میں گوندھی ہوئی تعلیمات خود بخود دلوں میں گھر لیتی ہیں۔ اسی لئے لا اکراہ فی الدین کا اصول اسلام میں جاری اور ساری ہے۔

ہندوؤں میں اشاعت مذہب کے علاوہ وسعت جہانگیری کی تعلیمات پائی جاتی ہیں۔ ان کے دھارمک گرنتھ، ویدوں، منوسمرتی اور شریمد بھگوت گیتا میں جہاد بالسیف کو اولیت حاصل ہے۔ جبکہ یہ مقدس کتب سب سے زیادہ قابلِ احترام، قابلِ عمل اور نجات آخروی کیلئے واحد ذریعہ مانے جاتے ہیں۔ اور ان سب میں نہ صرف جہاد بالسیف کا تفصیلی ذکر ملتا ہے، بلکہ جہاد بالسیف کیلئے تحریص و ترغیب دلائی گئی ہے۔ اور نجات پانے اور جنت کا لالچ دیا گیا ہے۔ جہاد سے انکار کی صورت میں نرک، جہنم کی سزا بھگتنے کا خوف دلایا گیا ہے۔

شریمد بھگوت گیتا اور جہاد بالسیف:

ہندوؤں کا دعویٰ ہے کہ شریمد بھگوت گیتا ہندوؤں کے تمام مذہبی مقدس گرنتھوں کا سار، نچوڑ اور خلاصہ ہے۔ اور یہ کہ "ہندو مذہب کی سچی تصویر گیتا میں پائی جاتی ہے"۔ (ہند سماچار دسمبر ۲۰۰۲ء صفحہ ۲)

شریمد بھگوت گیتا میں نہ صرف جہاد بالسیف کی تفاصیل ہی پائی جاتی ہیں، بلکہ عام خیال کے مطابق گیتا کے پُر جوش کلام کے نتیجہ میں مہابھارت نام سے کورو کھشیتر کے میدان میں ایک ایسی تباہ کن جنگ لڑی گئی۔ جس نے بھارت کی آزادی کو صدیوں تک غلامی میں اور اس کی ملکی اور قومی وحدت کو انشقاق اور انتشار میں بدل ڈالا۔

اِندر پرست (موجودہ دلّی) کے قریب کورو کھشیتر کے علاقہ میں ایک دادا کی اولاد، کوروؤں اور پانڈوؤں میں مہابھارت کے نام سے موسوم ایک مادّی جنگ لڑی گئی۔ جس کا اصل سبب سیاسی رقابت اور ہوس ملک گیری تھا۔ بھگوت گیتا کے مطالعہ سے بظاہر ایسا لگتا ہے کہ شائد گیتا کا منشا حکومت پر جبراً قبضہ کر کے دولت سے بھر پور راج کرنا ہے۔ ساری گیتا ایک جنگ نامہ ہے۔

شریمد بھگوت گیتا کے مرکزی کردار

نیکی اور بدی کی جنگ میں بدی کے کردار ایک طرف، مہابھارت کے منفی کردار دھرت راشٹر کے بیٹے دریودھن اور ان کے ساتھی تھے۔ جن میں ماہرانِ فنون حرب، استادانِ فن، جید علماء زمان، ملکی جنگجو، نامور بہادر سپاہی، اور ملکی اکثریت شامل تھی۔

دوسری طرف نیکی کے مثبت کردار پانڈو اور حضرت کرشن جی مہاراج تھے۔ جن کے ساتھ نسبتاً بہت قلیل تعداد میں سپاہ تھی۔

شری کرشن جی مہاراج نے ارجن کی بیدلی دیکھ کر اور جنگ سے انکار پر انہیں سمجھایا اور بالآخر انہیں جنگ کرنے پر آمادہ و تیار کر لیا۔ گیتا کا ارجن پانڈووں کا کلیدی بہادر جنگجو ہے۔

شری کرشن جی کے اُپدیش کا پہلا حصہ تحریص و ترغیب اور حصول اقتدار اور خُلد وغیرہ مؤثر اور عمدہ نصائح پر مشتمل ہے۔ کیونکہ عام طور پر سلیم الفطرت طبائع تبشیر کا اثر جلد قبول کر لیتی ہیں۔ اور منشاء ناصح پر مستعد ہو جاتی ہیں۔ اُپدیش کا دوسرا حصہ فرائض منصبی کی تکمیل کرنے کے بارے میں ہے۔ کیونکہ بعض طبائع جن کے اندر نیکی اور بدی کی دونوں لہریں متوازن حالت میں جاری ہوتی ہیں۔ فرائض کی ادائیگی میں کمی اور کوتاہی رہ جانے کے نتیجہ "سزا" پر غور کر کے اُپدیش کا اثر قبول کر لیتی ہیں۔ یہ طبعی ترتیب ہے۔

چنانچہ تبشیر اور انذار پر مشتمل تفسیاتی فلسفہ کے یکجائی اُپدیش کا اثر ارجن پر ایسا غالب آیا۔ کہ وہ اپنے بھائیوں، بزرگوں، رشتہ داروں اور اساتذہ کو تہِ تیغ کرنے کیلئے کمربستہ و تیار ہو گیا۔

چونکہ شری کرشن جی مہاراج اپنے وقت کے اوتار اور پیغمبر بھی تھے اس لئے ارجن کا آپ کے اُپدیش کو دل و جان سے تسلیم کر لینا مذہبی فریضہ بھی تھا۔ جس کے انکار کی صورت میں سزا کا ملنا لازمی ہے۔

مہابھارت:

ہندو جہاد بالسیف اور کارزار کا خالص کارنامہ اور شاہکار ہے۔ اس میں جہاد کیلئے تمام اہم اور ضروری طور طریقے اور ذرائع وہدایات کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو کسی بھی جنگ کیلئے ضروری ہوا کرتے ہیں۔ جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ سب سے موثر دو ہی طریق ہوا کرتے ہیں۔ تبشیر اور انذار۔

چنانچہ شری کرشن جی مہاراج نے جہاد پر تیار کرنے کیلئے تمام وسائل و دلائل سے کام لیا ہے۔ خاص کر تبشیر اور انذار سے۔ چنانچہ مہاراج نے ارجن کو فرمایا:-

۱- منظوم اُردو ترجمہ دل کی گیتا ادھیائے نمبر ۲ شلوک ۳۲ صفحہ ۸۸

ہیں ارجن وہی کھشتری خوش نصیب
ملے معرکہ جن کو ایسا عجیب
یہ بن مانگے نعمت خود آئی ہے گھر
کھلے خود بخود آکے جنت کے در

لفظی ترجمہ۔ بحروف اردو۔ از منشی چھٹن لعل جی

اے ارجن! بدوں کوشش خود بخود اور جو پراپت (حاصل) ہوا کھلا ہوا۔ سورگ (بہشت) کا دروازہ ہے ایسے جنگ کو سکھی ہونے والے راحت نصیب کھشتری ہی پاتے ہیں۔

منظوم ترجمہ۔ بحروف اردو از منشی چھٹن لعل جی گیتا ۲:۳۲

اے ارجن جو یہ جنگ خود ہی ملا
بلاشک ہے اس میں درِ خلد کھلا
جو کھشتری کہ رکھتے ہیں اچھے نصیب
وہی جنگ پاتے ہیں ایسے حبیب

شرح۔

کہ گر ہو فتح ملک و نصرت ملے
جو کشتہ (شہید) بھی ہووے تو جنت ملے
منو جی بھی کہتے ہیں یہ برملا
جو یدھ میں سنمکھ (مٹھ بھیڑ) ہی لڑ کر مرا
لڑائی سے رُخ جس نے پھیرا نہیں
بلا شک وہ ہووے گا جنت نشین

(موکشو بھاش بھگوت گیتا ۲:۳۲ صفحہ ۱۱۲، ۱۱۳)

اس مقام پر جہاد، دھرم یدھ کو مذہبی فریضہ بتایا گیا ہے۔ غازی اور شہید کا فلسفہ بتا کر جہاد کرنے کیلئے تحریص، ترغیب اور تبشیر سے کام لیا گیا ہے۔

غیرت کو للکار: کرشن جی مہاراج نے ارجن کی جہاد سے بے رُخی دیکھ کر ان کی غیرت و مردانگی، ہمت اور خوبیدگی کو جھنجھوڑا۔ اور جنگ کرنے کیلئے تیار کر لیا۔ آپ نے کہا:

منظوم اردو ترجمہ دل کی گیتا ادھیائے نمبر ۲ شلوک ۳ صفحہ ۷۷

تو ارجن نہ بن حیز و نامرد و زار
نہیں تیرے شایانِ شان جی کی ہار
یہ کم ھمتی چھوڑ، کر جی کڑا
عدو سوز ارجن کھڑا ہو کھڑا

بحروف اردو لفظی ترجمہ گیتا ۲:۳ از منشی چھٹن لعل جی کلکٹر

اے پسر پرتھا ارجن! نامردی مت اختیار کر تجھ میں یہ (نامردی) مناسب نہیں ہے۔ اے دشمنوں کو تپانے والے (پرنتپ) ارجن! حقیر نقص، دل کی کمزوری کو چھوڑ کر (جنگ کیلئے) اُٹھ کھڑا ہو۔

منظوم ترجمہ از منشی چھٹن لعل جی

اے پرتھا (اندر دیوتا) کے بیٹے نہ نامرد بن
جو تو مرد ہے مردوں میں فرد بن
نہ نامردی ہرگز ہے زیبا تجھے
کیوں کمزوریٔ دل ہے برپا تجھے
پرتعب سنبھل اپنی ہمت نہ چھوڑ
دلیرانہ کر جنگ کر منہ نہ موڑ

(موکشو بھاش گیتا ۲:۳ صفحہ ۷۲، ۷۳)

منظوم اردو ترجمہ دل کی گیتا ادھیائے ۳ شلوک ۳۰ صفحہ ۱۱۲

تو من اپنا پرماتما میں لگا
خودی و ہوس چھوڑ، مت جی جلا
مجھے چھوڑ دے کام سب بے درنگ
اُٹھ ارجن، اُٹھ ارجن ہو مصروف جنگ

بحروف اردو منظوم ترجمہ از منشی چھٹن لعل جی۔ ممبر کونسل اودے پور

اے ارجن تو سب اپنے کرموں کا پھل
نذر کر کے مجھ برہم کو بے خلل
تو کر یدھ کہ ہے یہ ہی اچھا کرم
اور ہے چھتریوں کا یہ اُتم دھرم

(موکشو بھاش بھگوت گیتا ۳:۳۰ صفحہ ۱۸۲)

بھگوت گیتا ادھیائے ۴ شلوک ۴۲ ترجمہ بحروف اردو از منشی چھٹن لعل صاحب:

اے ارجن اس کارن (سبب) سے اگیان (نادانی) سے پیدا ہوئے انتشکرن (دل) میں ٹھہرے ہوئے اپنے اس سنشے (شک وہم) کو گیان (عرفان) کی تلوار سے کاٹ کر کرم یوگ (عمل کرنے کیلئے) انوشٹھان یعنی یدھ کیلئے اُٹھ کھڑا ہو'۔ (موکشو بھاش بھگوت گیتا صفحہ ۲۳۰)

فرائض کی ادائیگی ہی دھرم ہے

دل کی گیتا ادھیائے ۲ شلوک ۳۱ صفحہ ۸۷ منظوم ترجمہ

ترا فرض کیا ہے رکھ اس پر نظر
نہ جی ڈگمگا اس کی تکمیل کر
عمل کھشتری کا کوئی کیوں نہ ہو
نہ پہنچے کبھی دھرم کی جنگ کو

لفظی ترجمہ۔ بحروف اردو گیتا ۲:۳۱ از منشی چھٹن لعل جی۔

''اے ارجن! اپنے کھشتری دھرم کو دیکھ کے کانپنا (یعنی ڈر کر جنگ سے بھاگنا) تجھے لائق وزیبا نہیں ہے۔ کیونکہ کھشتریوں کا دھرم یدھ (جہاد) سے سوائے سردکلیاں (ہمہ اقسام فلاح و بہبود) کے اور کچھ نہیں''

منظوم ترجمہ بحروف اردو منشی چھٹن لعل جی۔

''اے ارجن! دھرم اپنے کو دیکھ کر
نہیں کانپنے کا ہے موقعہ مگر''
کہ چھتریوں کا ایسے ہی یدھ کے سوا
نہیں اور کاموں سے ہوتا بھلا

شرح۔

''دھرم چھتریوں کا ہے جنگ و جدل
رعیت کی رکشا کریں خلل
ہو پرجا کاپالن ہی مدنظر
نہ رہنے دیں باقی کوئی ظلم وشرر
نہ دیں جنگ میں پشت ہرگز کبھی
دھرم کھشتریوں کا ہے اعلیٰ یہی

قرآن مجید نے بتایا ہے کہ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ (البقرہ ۱۹۴) کہ جنگ برپا ہونے کی صورت میں اس وقت تک دفاع کرتے چلے جاؤ حتیٰ کہ کوئی فتنہ وظلم باقی نہ رہے۔ امن قائم کردو۔ دین کا قبول کرنا محض خدا تعالیٰ کی ذات کی خاطر ہو۔ نہ کہ کسی بیرونی خطرہ کی وجہ سے''۔

''جنّت کالالچ''

شریمد بھگوت گیتا ادھیائے ۲ شلوک ۳۷۔ منظوم اردو ترجمہ دل کی گیتا صفحہ ۸۹

مرے گا تو جنت میں پائے گا گھر
اگر جیت جائے تو دنیا ہو سر
اُٹھ ارجن! کھڑا ہو دکھا زرد جنگ
کہ مردوں کو میداں سے ہٹنا ہے ننگ

لفظی ترجمہ بحروف اردو گیتا ۲:۳۷ از منشی چھٹن لعل جی

اے ارجن! جنگ میں مرا ہوا (شہید) بہشت میں داخل ہوگا، یا جیت کر (غازی) پرتھوی کا راج (حکومت) بھوگے گا۔ اس لئے اٹھ کھڑا ہو، یدھ (جہاد) کرنے کیلئے''

منظوم اردو ترجمہ از منشی چھٹن لعل جی گیتا ۲:۳۷

''اے ارجن! جو ہو جنگ میں قتل تُو
لاریب پائے گا فردوس کو
فتح گر ہوئی ہووے گا بادشاہ
ہے دونوں طرح فائدہ واہ واہ
اس وجہ سے چھوڑ کو وسوسہ
لڑائی کی لے ٹھان اُٹھ ہو کھڑا''
(موکشو بھاش بھگوت گیتا ۲:۳۷ صفحہ ۱۱۷)

۷۔ شریمد بھگو گیتا ۱۱:۳۳ منظوم اردو ترجمہ دل کی گیتا صفحہ ۲۲۶، ۲۲۷

تو ارجن اٹھ ہو نیک نام، دشمنوں کو گھیر کر
بروز چھین تاج وتخت، ہمسروں کو زیر کر
یہ مر چکے یہ مر چکے فنا ئیں ان کو کر چکا
تو بائیں ہاتھ ورے اُٹھ وسیلہ بن نہ دیر کر

بھگوت گیتا ۱۱:۳۴ منظوم اردو ترجمہ دل کی گیتا صفحہ ۲۲۷

''تو جیت جائے گا نہ ڈر
عدو سے اپنے جنگ کر
تو مار انہیں یہ مر چکے
سفر جہاں سے کر چکے''

بحروف اردو لفظی ترجمہ گیتا ۱۱:۳۳ از منشی چھٹن لعل جی

اس لئے (اے ارجن) تو جنگ جہاد کیلئے ایستادہ (کمربستہ) ہو کر جس (نیکنامی) کو حاصل کر۔) دشمنوں کو جیت کر نشکنٹک (بلا روک وخوف) روپے پیسے اور اناج سے بھرپور راج کو بھوگ (حکومت کر) اے سبھیہ ساجن (بائیں ہاتھ سے تیر چلانے والے) یہ تمہارے دشمن پہلے ہی مَیں نے مار چھوڑے ہیں۔ تو برائے نام وسیلہ ان کے مارنے والا ہو''

شریمد بھگوت گیتا ۱۱:۳۳ اردو منظوم ترجمہ از منشی چھٹن لعل جی

''کھڑا ہو اَے ارجن اسی واسطے
تو کر جنگ اور نیک نامی کو لے
اور اپنی فتح کر کے سارے عدو
بغیر از خلش بھوگ اس راج کو
جو پہلے سے ہے کام ان کا تمام
تو بن ان کا قاتل محض بہر نام''
(موکشو بھاش بھگوت گیتا صفحہ ۴۶۰)

۸۔ بھگوت گیتا ۱۱:۳۴ بحروف اردو لفظی ترجمہ از منشی چھٹن لعل جی

''دورونا آچاریہ (گورو) اور بھیشم پتامہ اور جیدرتھ اور کرن اور دیگر ان بھی جنگجو بہادر میرے مارے ہوئے تو مار! تو بتھا (تکلیف) کو مت پراپت ہو۔ (یعنی تکلیف میں نہ پڑ) اور جنگ کر۔ اس لڑائی میں (تو) دشمنوں کو (ضرور) فتح کرے گا''

اسی شلوک کا بحروف اردو منظوم ترجمہ از منشی چھٹن لعل جی

''میرے مارے جو ہیں اے ارجن تو مار
نہ رکھ فکر کچھ اور کر کارزار
فتح پائے گا دشمنوں پر ضرور
ملے کا یہ جس تجھ کو اے ذی شعور''
(موکشو بھاش بھگوت گیتا صفحہ ۴۶۰،۴۶۱)

شریمد بھگوت گیتا میں شری کرشن جی مہاراج نے ایک کامیاب ترین آزمودہ کار، بہترین سپاہ سالار اعظم، کی حیثیت سے افواج پانڈو کی راہنمائی کی ہے۔ ''اپنی افواج کے حوصلے بلند کئے۔ کہ نہ صرف یہ کہ وہ ایک بہادر لشکر ہے۔ بلکہ جنگ میں فتح انہی کا مقدر ہے۔ دشمن کی افواج اور اُن کے سورما گویا لاشیں ہیں۔ سو اُٹھو، اور میدان جنگ میں محض ایک وسیلہ بن کر فاتح بنو اور سونے، چاندی، اناج اور دیگر اموال قبضہ میں کر کے حکومت کرو''

رگوید: ہندوؤں کی سب سے قدیم مقدس کتاب رگوید ہے۔ اس میں جہاد بالسیف کے احکامات مفصل طور پر بیان ہوئے ہیں۔

''وسعت جہانگیری کے احکامات''

۹۔ رگوید اشٹک ۱ ادھیائے ۳ ورگ ۱۸ منتر ۲

بعنوان ایشور نیکوں کا معاون ہوتا ہے

رگوید منڈل ۱ سوکت ۳۹ منتر ۲

''اے انسانو! تمہارے آیدھ یعنی توپ، بندوق وغیرہ آتش گیر اسلحہ اور تیر، کمان، تلوار وغیرہ ہتھیار میری عنایت سے مضبوط و فتح نصیب ہوں۔ بد کردار دشمنوں کی شکست اور تمہاری فتح ہو، تم مضبوط، طاقتور اور کارنمایاں کرنے والے ہو۔ تم دشمنوں کی فوج کو ہزیمت دے کر انہیں روگردان اور پسپا کرو۔ تمہاری فوج جرار نہایت کارگر اور مضبوط، نامور ہو۔ تاکہ تمہاری عالمگیر حکومت روئے زمین پر قائم ہو۔ اور تمہارا حریف نابکار شکست یاب ہو اور نیچا دیکھے''۔

(رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۸۵ مصنفہ سوامی دیانند جی سرسوی مطبوعہ ۱۹۱۴ء)

جنگ آفات عظیمہ میں سے سب سے بڑی مہلک آفت ہے۔ جس میں اقتصادت، اخلاقیات اور انسانی اقدار غرضیکہ سبھی کچھ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ لمبے عرصہ تک قومیں روبہ تنزل ہو جاتی ہیں۔ ان کا مقصد حیات آئندہ کیلئے پہلی جنگ سے بڑھ کر انتقامیہ مہلک جنگ کی تیاری ہوا کرتا ہے۔

دھرم یدھ کے نقطۂ نظر سے ویدوں شاستروں اور گیتا سے لے کر ہنومان چالیسہ تک سبھی گرنتھوں میں جہاد بالسیف کی عظمت کو تسلیم کیا گیا ہے۔ تاریخ پر نظر ڈالیں، تو ''بھارت سنسکرتی کی روپ ریکھا'' مصنفان رادھمن شرما شاستری سرن داس بھنوٹ ایم اے کے مطابق بھارت سے باہر ہندوؤں کی حکومتیں اور کالونیاں قائم تھیں۔ ہندو تلوار کی دھاک کے تو زمانۂ جاہلیت کے عرب بھی قائل تھے۔ بہر حال ہندو دھارمک گرنتھوں میں بڑی تفصیل اور وضاحت سے جنگ و جہاد وقتال کی تعلیمات کو بیان کیا گیا ہے اور اُن ہدایات پر عمل کیا گیا اور ہندو دھرم کے پرچار کے ساتھ ساتھ ہندی تلوار کے جہاد کو عملی روپ پہنایا گیا۔ (جاری)

آپ کے خطوط - آپ کی رائے

قارئین کیلئے نئے سال پر سیدنا طاہر نمبر آپ کی طرف سے ایک نایاب تحفہ ہے

دُعا ہے کہ آپ مع عمال اخبار بدر بخیر وعافیت ہوں۔ اللہ تعالیٰ بدر کے ذریعہ قارئین کے علم وعرفان میں اور اضافہ فرمائے۔ سیدنا طاہر نمبر آپ کی طرف سے قارئین کیلئے نئے سال پر ایک نایاب تحفہ ہے جس نے پیارے آقا کی یاد کو تازہ کر دیا ہے پورا اخبار پڑھنے کے درمیان آنکھوں سے آنسو رواں رہے۔ اللہ تعالیٰ میرے پیارے آقا کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ تمام مضامین بہت خوبصورت ہیں خاص طور سے مکرم عبدالسمیع خاں صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ کا مضمون۔ محترمہ صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ کا مضمون بھی۔ مگر صفحہ ۱۵ کالم ۳ پر جس شعر کا انہوں نے ذکر کیا ہے میرے بچے واہلیہ کی خواہش ہے کہ وہ شعر بھی اگلے کسی شمارہ میں ضرور شائع کریں کیونکہ وہ مضمون کا ایک حصہ بن گیا ہے اور اُس کے بغیر مضمون میں تشنگی معلوم ہوتی ہے۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب ورفیق احمد حیات صاحب کا مضمون بھی بہت اچھا ہے۔ اسی طرح قادیان کے احباب کے مضامین بھی بہت اچھے ہیں۔ یہ پورا خصوصی شمارہ نومبائعین وغیر احمدی دوستوں کیلئے ہندی میں بھی ضرور شائع کروایا جائے۔ آخر میں دُعا ہے کہ اخبار بدر کے پورے عملہ کو بہتر کام کرنے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے اور سبھی کو صحت تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین (محمد رئیس صدیقی سیکرٹری وقف نو کانپور)

ولادت اور درخواست دُعا

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۸ر جنوری ۲۰۰۴ء، بروز اتوار پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام سلمیٰ تجویز فرمایا ہے جو وقف نو میں شامل ہے نومولودہ مکرم قریشی عبدالکریم صاحب آف قادیان کی پوتی اور مکرم محبوب احمد صاحب آف جمشید پور کی نواسی ہے۔ بچی کی صحت وتندرستی نیک صالح اور قرۃ العین ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (قریشی عبدالرحیم قادیان معلم وقف جدید بیرون)

درخواست دُعا

خاکسار اپنی مشکلات کے حل ہونے اور اپنے لڑکے راجہ عبدالقدوس کے ہاں نرینہ اولاد ہونے کیلئے درخواست دُعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے خاندان کے جملہ افراد کو صحت وسلامتی سے رکھے۔ آمین (راجہ عبدالواسع کینیڈا)

آنکھیں - قدرت کا انمول تحفہ

آنکھوں کی حفاظت سے متعلق چند قیمتی مشورے

آنکھیں قدرت کا بہترین عطیہ ہیں۔ آنکھوں کی بیماریاں صرف بڑی عمر کے لوگوں کو ہی نہیں بلکہ چھوٹی عمر کے بچے بھی ایسی بیماریوں میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ اور ان کے علاج میں ذرا سی کوتاہی اندھے پن کا باعث بن سکتی ہے لہٰذا آنکھوں کی حفاظت اور انہیں چھوٹی چھوٹی تکالیف سے بھی بچانا نہایت ضروری ہے۔

چند احتیاطیں

(۱) دھندلی اور مدھم روشنی میں پڑھنے سے احتراز کریں۔

(۲) پڑھتے وقت یہ خیال رکھیں کہ آپ کی آنکھ اور کتاب کا درمیانی فاصلہ کم از کم چودہ انچ ہو۔ کتاب کے بہت زیادہ قریب ہونے یا گردن جھکا کر پڑھنے سے آنکھوں اور گردن کے پٹھوں پر بوجھ پڑتا ہے۔ جو کسی مستقل روگ یا تکلیف کا پیش خیمہ بھی ہوسکتا ہے۔

(۳) جب آپ پڑھنے بیٹھیں تو روشنی کا مناسب انتظام ہونا چاہئے۔ اور روشنی اوپر سے یا پھر بائیں طرف سے کتاب پر پڑے۔ یہ خیال رہے کہ روشنی آنکھوں میں ہرگز نہ پڑے۔

(۴) تیز اور چندھیا دینے والی روشنی میں بھی نہ پڑھیں جو کتاب کے صفحے سے منعکس ہو کر آنکھوں پر اثر کرے۔

(۵) پڑھائی کے دوران تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد چند سیکنڈ کیلئے آنکھیں بند کرلیں۔ ان کے اوپر ہاتھ رکھ لیں۔ اور تھوڑی دیر کیلئے ذہن اور جسم کو آزاد چھوڑ دیں۔ اس عمل سے آنکھوں کو آرام ملتا ہے۔ اور تھکان دور ہوتی ہے۔ استعداد کار میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۶) پڑھائی کے دوران آنکھوں کو آرام دینے کا ایک دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ کتاب کا ایک صفحہ مکمل کرنے کے بعد اس پر سے نظریں ہٹالیں۔ اور کمرے میں دور پڑی ہوئی کسی چیز مثلاً گلدستہ، گملہ، ٹیبل لیمپ وغیرہ کی طرف دیکھیں، پہلے چند سیکنڈوں میں وہ چیز ذرا دھندلی نظر آئے گی پھر واضح ہو جائے گی۔ جونہی وہ چیز واضح نظر آنے لگے دوبارہ پڑھائی شروع کردیں۔

(۷) چلتی یا ہلتی ہوئی کسی بھی سواری مثلاً بس، کار، ریل گاڑی یا جھولنے والی چیز میں بھی بیٹھ کر نہیں پڑھنا چاہئے۔ کیونکہ گاڑی کی تھرتھراہٹ بھی نگاہ پر اثر انداز ہوتی ہے۔

(۸) صفائی نصف ایمان ہے۔ جسمانی اور روحانی صفائی کی طرف بھرپور توجہ دیں۔ دن میں دو تین بار بالخصوص رات کو سونے سے پہلے آنکھوں کو تازہ پانی سے دھونا اپنی عادت میں شامل کرلیجئے۔ اس سے آنکھیں دھل کر صاف ہو جاتی ہیں۔ ان کی تھکن دور ہو جاتی ہے اور آنکھیں بہت سی بیماریوں سے بچی رہتی ہیں۔

(۹) منہ صاف کرنے کیلئے کسی دوسرے کا تولیہ یا رومال ہرگز استعمال نہ کریں۔ گندے ہاتھوں سے آنکھوں کو ملنے سے پرہیز کریں۔ کیونکہ گندگی بہت سی بیماریوں کا موجب بنتی ہے۔

(۱۰) یاد رکھئے! کہ مکھیاں اپنے ساتھ گندگی اور جراثیم لاتی ہیں مکھیاں عموماً گندگی پر پلتی ہیں لہٰذا اپنے گھر اور اپنے محلے کو صاف ستھرا رکھئے۔

(۱۱) کسی مستند ڈاکٹر کے مشورے کے بغیر اپنی آنکھوں میں کوئی دوائی نہ ڈالیں۔

(۱۲) اگر آپ محسوس کریں کہ آپ کی بینائی تیزی سے کم ہو رہی ہے تو فوراً اپنے ماہر امراض چشم سے مشورہ کریں۔

(۱۳) کثرت سے سر درد کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آپ کو عینک کی ضرورت ہے لہٰذا اگر محسوس کریں کہ تھوڑی دیر پڑھنے کے بعد آپ کا سر دکھنے لگتا ہے تو فوراً اپنی نظر چیک کرائیں۔

(۱۴) اگر آپ کو دور کی اشیاء واضح نظر نہیں آتیں یا انہیں دیکھنے کیلئے نظر کو بہت سکیڑنا پڑتا ہے۔ یا اگر آپ کو بلیک بورڈ پر لکھے حروف کو پڑھنے کیلئے بہت زیادہ قریب جانا پڑتا ہے تو سمجھ لیجئے کہ آپ کو عینک کی ضرورت ہے۔

(۱۵) کسی ماہر امراض چشم سے معائنہ کرائے بغیر عینک کبھی نہ لگائیں چشمے کا غلط نمبر آپ کیلئے فائدہ کے بجائے نقصان کا موجب بھی ہوسکتا ہے۔

(۱۶) صبح کی سیر اپنے معمول میں شامل کریں۔ دوران سیر ہری بھری گھاس سرسبز پودوں کی طرف زیادہ سے زیادہ دیکھیں۔ سبزہ آنکھوں میں تازگی کا احساس پیدا کرتا ہے۔

(۱۷) اگر آنکھوں میں گرد مچھر یا کوئی چیز پڑ جائے تو آنکھوں کو ہرگز نہ ملیں اس کے بجائے اپنی آنکھوں کو تازہ پانی سے دھوئیں اگر اس کے باوجود بھی آنکھیں صاف نہ ہوں تو فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

(۱۸) اپنی خوراک کا خیال رکھیں۔ بازاری اور گندی چیزوں سے بچیں۔ خوراک میں کسی بھی ضروری جزو کی کمی آپ کی آنکھوں کی نشوونما اور صحت پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔ مناسب اور متوازن غذا آپ کیلئے اور آپ کی آنکھوں کیلئے بہت ضروری ہے۔

(۱۹) تیز دھوپ میں گہرے رنگ کی عینک کا استعمال آنکھوں کو دھوپ کے مضر اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۲۰) انسانی آنکھ کسی بھی روشن شئے پر مرکوز ہونے کی زیادہ صلاحیت رکھتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ کسی بھی تیز چمکتی شئے مثلاً سورج، ویلڈنگ سپارک لیزر شعاعوں پر براہ راست نظر نہ جمائیں ورنہ اندیشہ ہے کہ کہیں یہ تیز روشنی پردہ بصارت کو نقصان نہ پہنچا دے۔

چند بیماریاں

۱- سفید موتیا ۲- کالا موتیا ۳- Dibetic Ratino

دنیا میں ۱۶ ملین افراد موتیا بند کی وجہ سے اندھے ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ۲۰ فیصد لوگ شمسی شعاعوں کی وجہ سے اندھے ہوئے ہیں۔ شمسی شعاعوں کی وجہ سے جلد کے سرطان کی شرح میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

احتیاطی تدابیر

جب تک احتیاطی تدابیر نہ کی جائیں صحت کی بحالی کی خاطر علاج و معالجہ پر اخراجات بڑھتے رہیں گے۔ امریکہ میں ہر سال سفید موتیا کے ساڑھے تیرہ لاکھ آپریشن پر ساڑھے تین ارب ڈالر خرچ ہو رہے ہیں۔ حال ہی میں انڈیا نے ورلڈ بینک سے بارہ کروڑ ڈالر کا قرض لیا ہے تاکہ وہ سفید موتیا کے تمام کیسوں کی سرجری کا کام مکمل کر سکے۔ پاکستان میں نسبتاً اس فیلڈ میں کم خرچ کیا جاتا ہے۔

(۱) ہر قسم کے روشن پردے، اور سورج کی روشنی سے بدن، آنکھوں اور کپڑوں کو بچایا جائے۔ جب سورج کی روشنی تیز ہو تو زیادہ دیر دھوپ میں نہ رہا جائے۔

(۲) گھاس، مٹی اور پانی سے روشنی کم منعکس ہوتی ہے۔ جب کہ تازہ برف سے ۸۰ فیصد اور سفید ریت سے ۲۵ فیصد زیادہ منعکس ہوتی ہے۔ لہٰذا برف کے علاقے میں اور ریت کے ٹیلوں یا ساحل پر روشنی کے انعکاس سے اپنی آنکھوں کو بچائیں۔

(ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب آئی سپیشلسٹ ڈرگ کالونی کراچی)

نایاب مسودات کی حفاظت

اس غرض کے لئے ایک نیشنل مینو اسکرپٹس لائبریری کا قیام

ہندوستانی مسودات تک اندرون و بیرون ملک رسائی میں اضافہ کرنے نیز آنے والی نسلوں کے لئے ان کو محفوظ رکھنے کے پیش نظر، ان کا پتہ لگانے اور ان کی فہرست تیار کرنے کے مقصد سے ایک قومی مشن شروع کیا گیا ہے۔ اندرا گاندھی نیشنل سینٹر فار آرٹس میں ایک نیشنل مینو اسکرپٹس لائبریری (مسودات سے متعلق قومی لائبریری) قائم کی جائے گی۔ یہ لائبریری تمام ہندوستانی مسودات کی اصل اور مائیکرو فلم شدہ نقلوں کا مرکزی ذخیرہ ہوگی۔

قومی مشن کے تحت، کثیر جہتی حکمت عملی اپنا کر، جس میں زیادہ سے زیادہ عوامی بیداری پیدا کرنا، بڑے نگراں اداروں کے لئے ضرورت پر مبنی بنیادی ڈھانچہ جاتی تعاون سے متعلق سروے کرانا، مسودات کو محفوظ رکھنا، ان کی مائیکرو فلم بندی کرنا، عدد کاری اور فہرست سازی کرنا شامل ہیں، مسودات کی دستاویزات بندی کی جائے گی اور انہیں محفوظ رکھا جائے گا۔ ثقافت کے انچارج وزیر کی صدارت میں ایک قومی با اختیار کمیٹی اور سکریٹری (ثقافت) کی صدارت میں ایگزیکیٹو کمیٹی مسودات کے سلسلے میں قومی کمیشن کے مقاصد کے نفاذ کے لئے پالیسی مشورہ دینے، رہنمائی کرنے، منصوبہ عمل تیار کرنے اور طریقہ کار وضع کرنے کے مقصد سے تشکیل دی گئی ہیں۔ آزادی سے قبل، کثیر تعداد میں ثقافتی اشیاء، جن میں مسودات بھی شامل ہیں برصغیر ہند سے دنیا کے مختلف حصوں میں لے جائی گئی تھیں۔ یہ چیزیں بے شمار عجائب گھروں اور نجی ذخیروں میں موجود ہیں، لیکن ایسی چیزوں کی بازیابی کے لئے کوئی بین الاقوامی معاہدہ نہیں ہے۔

آثار قدیمہ (برآمدات کی روک تھام) سے متعلق ایکٹ 1947 میں نافذ کیا گیا تھا۔ اس کی جگہ آثار قدیمہ اور فنی خزانوں سے متعلق ایکٹ، 1972 نے لی تھی۔ اس ایکٹ کے تحت مسودات کی غیر قانونی برآمدات ایک جرم ہے، مزید برآں، اس ایکٹ کے تحت مسودات کا اندراج لازمی ہے۔ ان ممالک کے سلسلے میں، جنہوں نے ثقافتی املاک کی غیر قانونی درآمدات اور برآمدات نیز ملکیت کی منتقلی کی ممانعت اور روک تھام سے متعلق یونیسکو معاہدے پر دستخط کئے ہیں، معاہدے کے ضابطوں کے مطابق کارروائی کی جا سکتی ہے۔ ہندوستان نے بھی اس معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔ جب بھی اشیاء کو غیر قانونی طور سے ملک سے باہر لے جانے کے معاملے علم میں آئے ہیں، آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا اس سلسلے میں کارروائی کرتا رہا ہے۔

درخواست دعا

میرا بیٹا عزیز سلمان احمد عمر ساڑھے تین سال گزشتہ چند مہینوں سے برین ٹیومر کے عارضہ سے بیمار ہے۔ کٹک میں بچے کا پچھلے دنوں آپریشن ہوا تھا۔ اب بمبئی میں زیر علاج ہے احباب سے اس کی مکمل شفایابی کیلئے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (کرشن احمد آف بھدرک اڑیسہ)

کیرلہ (ملاپورم) میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان سالانہ کانفرنس

☆سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس کا بصیرت افروز پیغام

☆محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت قادیان کی شرکت اور خطاب

☆علماء سلسلہ کی پُر مغز تقاریر ☆نہایت خوبصورت امن مارچ ☆پریس کانفرنس ☆اخبارات اور ٹی-وی پر وسیع اشاعت

رپورٹ: محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ کی سالانہ کانفرنس مورخہ ۷-۸ فروری ۲۰۰۴ء کو ضلع ملاپورم کے شہر Perinthal Manna میں نہایت شاندار رنگ میں منعقد ہوئی۔

یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ کیرلہ کی مسلمانوں کی آبادی کا چالیس فیصد ضلع ملاپور میں رہتی ہے۔ اس ضلع میں جماعت احمدیہ کی کئی شاخیں سرگرم عمل ہیں۔ لیکن اس شہر میں جہاں ہماری کانفرنس منعقد ہوئی جماعت کا کوئی فرد نہیں۔ البتہ اس کے ۳۰ر۴۰ کیلومیٹر اردگرد چار پانچ جماعتیں ہیں۔

یہاں کا ایک وسیع وعریض کمیونٹی ہال جلسہ کیلئے کرایہ پر لیا گیا جہاں صبح ۹ بجے تا ایک بجے تربیتی موضوعوں پر جلسہ منعقد ہوا۔ جبکہ اس سے کچھ دوری پر ایک وسیع وعریض میدان میں نہایت خوبصورت جلسہ گاہ بنائی گئی اس میں شام کا جلسہ منعقد ہوا۔ کرسیوں کا وسیع اور عمدہ انتظام تھا۔ شام کو اختلافی مسائل پر تقاریر کا پروگرام بنایا گیا۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پہلا دن: مورخہ ۷رفروری پونے دس بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے پرچم احمدیت لہرا کر جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر نعرۂ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے سارے شہر کی فضا گونج اُٹھی۔ اس کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب ناظر بیت المال آمد قادیان کی زیر صدارت منعقدہ جلسہ عام مکرم یونس صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم نذیر احمد صاحب کی نظم خوانی اور مکرم یو۔منصور احمد صاحب سیکرٹری صوبائی کمیٹی کے خطبہ استقبالیہ کے ساتھ شروع ہوا۔

سب سے پہلے خاکسار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور اقدس نے خاص طور پر اس کانفرنس کیلئے ارسال فرمایا تھا۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے جلسہ کا افتتاح فرماتے ہوئے اس زمانہ میں ضلالت وگمراہی میں مبتلا انسان کی بہبودی کیلئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کے ذریعہ اکناف عالم میں ہونے والے روحانی انقلاب کا ذکر فرمایا۔ صدارتی تقریر کے بعد محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد اور خاکسار محمد عمر، مکرم پی ایم کویا صاحب ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ کیرلہ مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب صوبائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ کیرلہ نے نظام جماعت کے ساتھ وابستگی اور وفاداری کی ضرورت، اسلام اور خاندانی زندگی وغیرہ عناوین پر تقریر کی۔

شانتی یاترا: نماز ظہر وعصر اور تناول طعام کے بعد شام ۴ بجے سے ۵ بجے تک شانتی یاترا کے نام سے پورے بازار میں احمدی احباب نے ایک جلوس کی شکل میں ڈیڑھ کیلومیٹر کا چکر لگایا۔ جس میں Love For All Hatred For None، اسلام امن کا مذہب ہے جماعت احمدیہ عالمی امن کی علمبردار، پیشوایان مذاہب زندہ باد وغیرہ سینکڑوں نعروں پر مشتمل Play Cards اور Banners لئے احباب دورو چل رہے تھے۔ اور آگے ایک وین میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ بلند آواز میں شہریوں کو جماعت احمدیہ کا پیغام محبت اور پیشوایان مذاہب کا احترام وغیرہ پر مشتمل نظم سنائی جاتی رہی۔ یہ جلوس پولیس کے مکمل تعاون کے ساتھ چل رہا تھا۔ جبکہ سڑک کے دونوں اطراف دکانوں مکانوں اور مساجد وغیرہ سے لوگ کثیر تعداد میں کھڑے جلوس کو عقیدت اور حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ اس جلوس نے جس میں کوئی شور وشرابا نہیں تھا نہایت سکون اور وقار سے سارے شہر کا چکر لگایا اور ہزاروں لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا۔

یہ جلوس پانچ بجے جلسہ گاہ میں جاکر ختم ہوا جہاں محترم صوبائی امیر صاحب کی زیر صدارت مذہبی رواداری اور امن عالم کے عنوان پر جلسہ عام منعقد ہوا۔ مکرم عبدالشکور صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم مولوی شفیق احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم کے ایم احمد کویا صاحب جنرل سیکرٹری صوبائی نے اپنی استقبالیہ تقریر میں جلسہ کی غرض وغایت پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں مذہبی رواداری اور بین الاقوامی یکجہتی کے بارے میں اسلامی تعلیمات کا ذکر فرماتے ہوئے ان تعلیمات کو بروئے کار لانے کیلئے جماعت احمدیہ کی عالمگیر سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔

اس کانفرنس میں شرکت کیلئے شری او راج گوپالن مرکزی وزیر حکومت ہند نے ایک پیغام بھیجا جس میں انہوں نے بین الاقوامی یکجہتی اور مذہبی رواداری اور قیام امن کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی پُرخلوص کوششوں کو سراہا۔

اس جلسہ عام میں مکرم ایم عبدالرحمٰن صاحب مکرم پروفیسر پی محمود احمد صاحب، پروفیسر فادر جیو پیا مبلی، مکرم عبدالرحیم اپا نچیرہ نے تقریر کی۔ یہ جلسہ عام رات کے ۹ بجے بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا یوم: سالانہ کانفرنس کے دوسرے دن کی پہلی نشست خاکسار محمد عمر کی زیر صدارت کمیونٹی ہال میں منعقد ہوئی۔ مکرم کنجی احمد ماسٹر صاحب کی تلاوت قرآن مجید، مکرم سفیر احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم احمد حسن صاحب (سیکرٹری نشر واشاعت) نے استقبالیہ تقریر کی۔ خاکسار نے تزکیہ نفوس کے ذرائع کے بارے میں تقریر کی۔

اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ مکرم مولوی ٹی ایم محمد صاحب، مکرم مولوی قمر الدین صاحب مکرم مولوی علی کنجو صاحب، مکرم مولوی ٹی کے محمود صاحب، مکرم کے وی عیسیٰ کویا صاحب، مکرم مولوی شمس الدین صاحب، مکرم مولوی محمد انی صاحب نے علی الترتیب نماز کی اہمیت، نظام جماعت اور مالی قربانی، تعلیم القرآن کی اہمیت، اخلاق کی درستگی۔ قرآن کریم اور سائنس، تحریک وقف نو، دعوت الی اللہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول ﷺ وغیرہ عناوین پر تقریریں کی۔

اس اجلاس کی دوسری نشست جلسہ گاہ میں محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ مکرم یاسر

قرآن کریم کی حسین تعلیمات پر عمل پیرا ہوں

اور جماعت کا ہر فرد ایسا بن جائے جیسے ایک ماں کے پیٹ سے دو بھائی

آپ دنیا میں امن قائم کرنے والے اور محبت کے سفیر بن جائیں

پیغام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

بر موقع سالانہ کانفرنس جماعت احمدیہ کیرلہ منعقدہ ۷-۸ فروری ۲۰۰۴ء

پیارے احباب جماعت احمدیہ کیرلہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اطلاع ملی ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ کو ایک سالانہ کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے جس میں ۵۰ جماعتوں سے مرد وخواتین شامل ہو رہے ہیں۔ الحمدللہ۔ اللہ اس کانفرنس کو مبارک فرمائے اور اس کیلئے دُور دور سے تشریف لانے والے احباب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ان کی جھولیاں اپنے فضلوں سے بھر دے۔ گزشتہ جمعہ پر میں نے تمام دنیا کی احمدی جماعتوں کو قرآنی آیات کی روشنی میں اس اَمر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ وہ آپس میں پیار اور محبت سے زندگی بسر کریں۔ والدین سے عزت اور احترام کا سلوک کریں، اسی طرح اپنے بہن بھائیوں اور رحمی اور نسبی رشتہ داروں سے اچھا سلوک کریں۔ پھر دوسرے اقرباء اور عزیزوں۔ اسی طرح ہمسایوں اور ماتحتوں اور اپنے ساتھ کام کرنے والوں سے محبت اور پیار سے رہیں۔ یہ ایسے امور ہیں جن پر عمل کرنے سے ایک حسین معاشرہ قائم ہو جائے گا اور دنیا سے بے چینی اور بے سکونی ختم ہوگی اور امن قائم ہوگا۔ اس لئے اس موقع پر بھی میری آپ کو یہی نصیحت ہے کہ قرآن کریم کی ان حسین تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ اور جماعت کا ہر فرد ایسے بن جائے جیسے ایک ماں کے پیٹ سے دو بھائی ہوں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو ان تعلیمات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ دنیا میں امن قائم کرنے والے محبت کے سفیر بن جائیں۔ خدا حافظ وناصر۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس

عرفات کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم شاہد احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار محمد عمر، مکرم محمد سلیم صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتن، مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اور مکرم ناصر احمد صاحب نے علی الترتیب صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور وفات مسیح اور نزول المسیح، قیام خلافت، ختم نبوت کے عنوانوں پر تقریر کی۔

آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے نہایت پُر جوش انداز میں جماعت احمدیہ کی صداقت پر روشنی ڈالی۔

مکرم ایم کے ایچی کویائی صاحب کے ادائیگی شکریہ اور محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کی طویل اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ عظیم الشان جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ خدا کے فضل سے وسیع وعریض جلسہ گاہ سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ان میں کثیر تعداد میں غیر احمدی احباب تھے۔ اس کانفرنس میں شرکت کیلئے صوبہ بھر کی ۵۱ جماعتوں سے دو ہزار سے زائد احباب نے شرکت کی۔ مستورات کی تعداد آٹھ صد سے متجاوز تھی۔

پریس کانفرنس: کانفرنس سے چار دن قبل ملاپورم شہر میں پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس میں محترم صوبائی امیر صاحب مکرم اے ایم سلیم صاحب اور خاکسار شامل تھے۔ اس میں جماعت احمدیہ کی امن بخش تعلیمات اور کانفرنس کے انعقاد کی غرض وغایت بیان کی گئی تھی۔ اِس کانفرنس کی تفصیلی رپورٹ گیارہ کثیر الاشاعت اخبارات نے دی۔

اخبارات: اِس کانفرنس کی خبریں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ، محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور دیگر مقررین اور سامعین کی تصاویر کے ساتھ ۱۲ کثیر الاشاعت اخبارات میں شائع ہوئیں۔ نیز ٹی وی میں بھی کوریج ہوئی۔

تشہیر: ۲۰ دن قبل ہی سے باقاعدہ مزین کی گئی ایک وین کے ذریعہ ملاپورم اور کالیکٹ ضلعوں کے مختلف شہروں میں اِس کانفرنس کی تشہیر کی جاتی رہی تھی۔ علاوہ ازیں سارے صوبہ میں بڑے بڑے اشتہارات اور بینرز لگائے گئے۔ اخبارات میں اشتہار بھی دیئے گئے۔

اِس کانفرنس کے بارے میں اپنے تأثر کا اظہار کرتے ہوئے محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد تحریر فرماتے ہیں:

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ دوسرے صوبوں میں متعصب مسلمان بالخصوص ایسے مقامات پر جہاں احمدیت کا نفوذ نہ ہو فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں بسا اوقات حکومت بھی بے بس ہو جاتی ہے۔ لیکن صوبہ کیرلہ کا یہ کلچر ہے کہ بالعموم ہر ایک کو تقاریر اور جلسے کرنے کی آزادی ہے اور مسلمانوں کے اندر بھی مخالفت کے باوجود اس قدر تحمل پایا جاتا ہے کہ جاہلانہ فساد اور تشدد کی صورت پیدا نہیں کرتے۔ البتہ بعد میں جوابی تقاریر وغیرہ کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جس سے بالآخر جماعت ہی کو فائدہ ہوتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ایسی جگہوں پر جماعت قائم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ تین سال قبل اسی ضلع کے ایک دوسرے شہر منجیری میں کانفرنس ہوئی تھی جس کے بعد اب وہاں ایک مختصر جماعت قائم ہوگئی ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس کانفرنس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور اس کانفرنس کی کامیابی کیلئے دن رات شدید محنت کرنے والے احباب کرام اور اسی طرح دونوں دن نہایت عمدہ کھانے کا انتظام کرنے والے خدام کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆

اعلان نکاح ورخصتی

خاکسار کی بیٹی عزیزہ سراج المنیر کا نکاح عزیزم مصباح الدین عابد ابن مکرم صلاح الدین عابد مقیم بھونیشور اُڑیسہ کے ساتھ مبلغ -/۵۵۵۵ روپے حق مہر پر مکرم مولانا عبدالحلیم صاحب مبلغ سلسلہ نے مسجد احمدیہ کرڈاپلی اُڑیسہ میں پڑھا اور ساتھ ہی رخصتی بھی عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندان کیلئے باعث برکت بنائے اور دونوں کو تقویٰ کی راہوں پر چلائے۔ آمین (اعانت بدر -/۵۰- محمد معین الحق کرڈاپلی)

مورخہ ۰۴-۱-۲۹ کو بنارس میں مکرم ڈاکٹر طارق محی الدین صاحب کی دختر عزیزہ ہمیرہ سلطانہ صاحبہ کا نکاح مکرم محمد جمال نعیم صاحب ابن مرحوم محمد نعیم صاحب ساکن قصاب بارہ فیض آباد کے ساتھ بعوض -/۳۵۰۰۱ روپے حق مہر پر مکرم سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ بنارس نے پڑھا۔ بعد نکاح بچی کی رخصتی کی تقریب عمل میں آئی۔ رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(اعانت بدر -/۵۰ روپے) (شیخ مجاہد احمد بنارس)

مورخہ ۰۳-۱۲-۲۸ کو مکرمہ حامدہ رشید بنت محترم مقصود احمد صاحب مرحوم بھدرک کا نکاح مکرم عبدالحق صاحب ابن محترم اقصد علی شیخ صاحب سین پور ضلع ندیہ صوبہ بنگال کے ساتھ ۳۶۰۰۰ روپے حق مہر پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے بعد نماز مغرب وعشاء مسجد اقصیٰ میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے جانبین کیلئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین (اعانت ۱۰۰ روپے ایوب علی خاں مبلغ سلسلہ حصار)

کیا آپ کے علاقہ میں واقفین عارضی کی ضرورت ہے؟

ہندوستان کی تمام جماعتوں کے امراء کرام ومبلغین وصدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے گردونواح کا جائزہ لیں اور ایڈیشنل نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی کو مطلع فرمائیں کہ اُن کی جماعت یا اُن کے قریب نو مبائعین میں ''واقفین عارضی'' بھجوانے کی ضرورت ہے؟ اُن کی طرف سے درخواست آنے پر نظارت اُن میں واقفین عارضی بھجوائے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ یاد رہے واقفین عارضی کسی جگہ دو ہفتے کے لئے جائیں گے۔ اور جس جگہ اُن کو متعین کیا جائے گا۔ وہاں حسب ضرورت وحالات یسرنا القرآن، قرآن مجید ناظرہ، اور ترجمہ قرآن مجید پڑھائیں گے۔ نیز وقف عارضی پروگرام کے تحت تربیتی وتعلیمی امور انجام دیں گے۔ (ایڈیشنل نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

درخواست دعا

درج ذیل احباب اعانت بدر ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتے ہیں:-

☆......ارمان بیگم صاحبہ کرڈاپلی صحت وسلامتی، دینی دنیاوی ترقیات کے لئے (اعانت بدر -/50)

☆......مبارکہ بیگم صاحبہ صحت وسلامتی ودینی دنیاوی ترقیات کے لئے (اعانت بدر -/50)

☆......رسول خان ارکھ پٹنہ متقدپور صحت وسلامتی اپنی اور بچیوں کی دینی دنیاوی ترقیات کے لئے۔

☆......تبارک احمد صاحب صدر جماعت متقدپور بیٹے کے Lever کا Function ٹھیک نہیں ہے بچہ بہت کمزور ہے اسکی صحت وسلامتی ودرازی عمر کے لئے۔

☆......مکرمہ نصرت النساء صاحبہ پنکال اڑیسہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں ان کی اور تمام بچوں کی صحت وسلامتی ودینی دنیاوی ترقیات کے لئے۔ (اعانت بدر -/100)

☆......مکرم انصار الحق صاحب پنکال اڑیسہ اپنی روزی میں برکت بچوں کی دینی دنیاوی ترقیات کے لئے (اعانت بدر -/100)

☆......محمد ضیاء الحق پنکال اڑیسہ پریشانیوں کے ازالہ دینی دنیاوی ترقیات کے لئے۔ (اعانت بدر -/50)

☆......فیاض احمد گنائی ریشی نگر صحت وسلامتی دینی ودنیوی ترقیات کے لئے۔ (اعانت بدر -/50)

خاکسار ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے اردو ترجمہ قرآن کا تلگو میں ترجمہ کر رہا ہے۔ ترجمہ مکمل ہوگیا ہے۔ نظر ثانی ہو رہی ہے۔ نظر ثانی وقت پر ہونے اور چھپوائی کے مراحل جلد طے ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

نیز خاکسار کے لڑکے شیخ چاند مجیب کی شادی کو بہت عرصہ ہوا۔ مگر اولاد کی نعمت سے محروم ہے۔ اولاد کی نعمت عطا ہونے اور دینی ودنیوی ترقیات کیلئے دینی خدمات قبول ہونے کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ ابراہیم ناصر مترجم تلگو قرآن نواں پیٹھ ضلع محبوب نگر آندھرا پردیش)

مکرم عبدالقادر ناصر صاحب چنتہ کنٹہ (آندھرا) آج کل گلف میں ملازم ہیں اپنی اپنے اہل وعیال کی دینی دنیاوی ترقیات پریشانیوں کے ازالہ کیلئے بیمار والدہ کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(اعانت -/۵۰۰) (مینیجر بدر)

میرے بیٹے کے کاروبار میں برکت وترقی کیلئے، داماد اور تمام بچوں کو خدا تعالیٰ زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا کرنے خلافت سے ہمیشہ وابستہ رکھے۔ شوہر کی صحت تندرستی لمبی زندگی کیلئے خاکسارہ پر بھی خدا اپنا خاص فضل رکھے۔ تمام پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ بھائی محمود احمد کو خدا اولاد کی نعمت سے نوازے۔ محترمہ ممانی جان کو کامل شفایابی عطا کرے۔ (طلعت جہاں برہ پورہ بھاگلپور بہار)

اعلان نکاح

عزیزہ رافعہ بشریٰ کا نکاح عزیز فقیر محمد صاحب ابن نذیر محمد کے ساتھ مبلغ -/۳۱۰۰۰ روپے حق مہر پر مورخہ ۰۳-۱۲-۲۸ کو مسجد مبارک قادیان میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے پڑھا۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (اعانت بدر -/۵۰- رافعہ بشریٰ احمدیہ کانج برہ پورہ بھاگلپور بہار)

دُعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ ظہیر آباد لمبی علالت کے بعد مورخہ ۲۳ اکتوبر ۰۳ء کو اپنے مولیٰ حقیقی کو جاملیں۔ مرحومہ محترم شیخ علی صاحب سابق صدر ظہیر آباد کی بڑی بیٹی تھیں۔ عمر قریباً ۶۶ سال تھی۔ بہت ہی خوبیوں کی مالک، نماز کی پابند تھیں۔ دُعا کرنے والی صابر شاکر تھیں خاندان مسیح موعود علیہ السلام اور مرکزی نمائندگان سے خاص عقیدت رکھتی تھیں۔ اپنے پیچھے سوگوار شوہر اور چار لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ (اعانت بدر -/۱۰۰) محمد اقبال احمد سیکرٹری مال ظہیر آباد)

وصایا : وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ تا اگر کسی صاحب کو وصیت پر کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ اشاعت سے ایک ماہ تک دفتر بہشتی مقبرہ کو اس سے مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15264 میں سوبیر حسین ولد مکرم برسات علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۲۰۰۰ء ساکن سوانا ڈاکخانہ سوانا ضلع جھجھر صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۰۳-۲-۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:

کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱- زمین چار صد گز بمقام بھوانی شہر (ہریانہ) خسرہ نمبر ۹/۳۸۳

اسی طرح زمین چھ صد گز بمقام سوانی ضلع بھوانی ہریانہ خسرہ نمبر ۲۰/۱-۱۹/۹۹

اور زمین ۱۳۰۰ گز بمقام سوانی ضلع بھوانی ہریانہ خسرہ نمبر ۲۰/۱

مذکورہ ہر سہ اراضی ہم چھ بھائیوں اور والدہ میں مشترکہ ہے۔

۲- ایک مکان پختہ بمقام سوانا ڈاکخانہ سوانا ضلع جھجھر میں پلاٹ نمبر ۴۹۴/۵۵۰/۴۲۴

یہ میرا ذاتی مکان ہے جو ۱۵۰ گز میں ہے۔

خاکسار کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے تعلیمی وظیفہ ملتا ہے۔ جو ماہانہ مبلغ تیرہ صد روپے ہے میں اس کا ۱۰/۱ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کراتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد بھی کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز قادیان کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری وصیت ماہ فروری ۲۰۰۳ء سے نافذ العمل ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ	العبد	گواہ
منیر احمد خادم ولد	سوبیر حسین	رفیق احمد خان ولد
مکرم مولوی بشیر احمد خادم مرحوم		ماسٹر سلطان احمد خان

وصیت نمبر 15262: میں شاہدہ رحمٰن زبدہ بنت مکرم مولوی محمد انعام غوری صاحب قوم احمدی پیشہ اُمور خانہ داری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۰۳-۸-۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کُل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ جائیداد منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱- طلائی لاکٹ، طلائی انگوٹھی وزن ۱۶-۱۹ گرام قیمت موجودہ -/۱۰۹۲۰ روپے۔

۲- خاکسارہ مطلقہ ہے مہر بذمہ خاوند تھا جو وصول نہ ہوا تھا کہ خلع ہوگئی۔

۳- فی الحال میرا گزارہ والدین کے ذمہ ہے البتہ دستکاری وغیرہ سے کچھ آمد پیدا کر لیتی ہوں جس کو معین نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ ماہوار -/۴۰۰ روپے آمد پر ماہوار ۱۰/۱ حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ مزید کوئی جائیداد یا آمد ہوگی تو اس کی اطلاع دیتی رہوں گی۔

یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ	الامۃ	گواہ
محمد انعام غوری موصی ولد	شاہدہ رحمٰن زبدہ	بشارت احمد حیدر ولد
محمد امام غوری صاحب مرحوم		مکرم فیض احمد صاحب۔ مرحوم

وصیت نمبر 15261: میں طاہر احمد حافظ آبادی ولد مکرم منیر احمد حافظ آبادی قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۶/اکتوبر ۲۰۰۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد میں ہرچووال روڈ پر ایک مرلہ زمین ہے جس کی مالیت اندازاً پندرہ ہزار روپے ہے اس کا خسرہ نمبر ۶۶R/۱۰/۲/۱ ہے۔

کوئی منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ طالب علم ہوں۔ والدین بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں جیب خرچ کے طور پر ماہانہ -/۳۰۰ روپے والدین کی طرف سے ملتے ہیں۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱۶/۱ اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ	العبد	گواہ
منیر احمد حافظ آبادی ولد	طاہر احمد حافظ آبادی ولد	سید تنویر احمد ولد
بشیر احمد صاحب حافظ آبادی مرحوم	مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی	مکرم سید عبد السلام صاحب مرحوم

غیر ملکی رپورٹیں

انگلینڈ کی ڈائری — جماعت احمدیہ آئرلینڈ کا دوسرا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ آئرلینڈ کا دوسرا جلسہ سالانہ ۲۱ ستمبر ۲۰۰۳ء کو گالوے شہر کے ہوٹل Ar Ditaun House میں منعقد ہوا۔ جلسہ سے قبل خدام کی ایک ٹیم نے ہوٹل میں تمام انتظامات مکمل کئے ایگزیبیشن کا بھی انتظام کیا گیا جلسہ کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت اور انگریزی ترجمہ سے ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام اور اس کے ترجمہ پیش کرنے کے بعد آئرلینڈ کی ویسٹ ریجن جماعت کے صدر مکرم ڈاکٹر ملک محمد انور صاحب نے جلسہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ بعدہٗ مکرم ڈاکٹر آصف ظفر صاحب نے آئرلینڈ میں جماعت احمدیہ کی تاریخ مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب باجوہ نے توحید باری تعالیٰ۔ آئرلینڈ کے مبلغ انچارج مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب نے سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاکسار نے برکات خلافت عناوین پر تقاریر کیں۔ اور پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم امیر صاحب یو کے کی اجتماعی دُعا کے ساتھ ختم ہوئی۔

پہلے اجلاس کے اختتام پر لجنہ اماء اللہ کا علیحدہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرمہ قانتہ شاہدہ راشد صاحبہ صدر لجنہ یو کے اور مکرمہ مذاکرہ حیات صاحبہ بیگم مکرم امیر صاحب یو کے نے خطاب کیا۔ دوسرے اجلاس کا آغاز مکرم امیر صاحب یو کے کی زیر صدارت ہوا۔ معزز مہمان اور یورپین پارلیمنٹ کے رکن Mr. Sean O Neachatain, نے انسانی حقوق پر خطاب کیا۔ بعدہٗ میئر آف گالوے Miss Terry O Flaherty نے خطاب کیا اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ بعدہٗ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن اور مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر یو کے نے خطاب کیا آخر میں مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ جلسہ کی کل حاضری ۱۴۳ تھی۔ (علیم الدین ریجنل امیر آئرلینڈ)

مجسٹریٹس کیلئے اسلام پر خصوصی پروگرام

بریڈفورڈ میں نارتھ کے علاقہ سے تعلق رکھنے والے ۱۳۷ مجسٹریٹس کو مختلف مواقع پر مسجد میں مدعو کر کے خصوصی پروگراموں کا اہتمام کیا گیا۔ اس قسم کا ایک پروگرام ۱۱۶ اکتوبر ۲۰۰۳ء کو منعقد ہوا۔ جس میں ۱۰ مجسٹریٹس نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن مجید سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ مکرم عبد الباری صاحب ملک صدر جماعت نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اسلام و احمدیت کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی اور حاضرین کو لٹریچر کا تحفہ پیش کیا گیا۔

(بشکریہ ماہنامہ اخبار احمدیہ برطانیہ)

گلاسگو میں خدام کی پکنک

مجلس خدام الاحمدیہ گلاسگو نے ۱۷ اگست ۰۳ء کو خدام کی تربیت و تفریح کیلئے ایک پکنک کا انتظام احمدیہ مرکز تبلیغ سے ۲۴ میل کے فاصلہ پر مشہور تفریحی مقام کے نزدیک Balloch Castle & Country Park میں کیا۔ خدام کا قافلہ صبح ساڑھے دس بجے مسجد بیت الرحمٰن گلاسگو سے روانہ ہوا قافلہ میں ۴۴ افراد شامل تھے قافلہ ایک گھنٹے کے بعد پارک پہنچا جہاں پر تلاوت کے بعد مکرم طارق محمود صاحب قائد خدام الاحمدیہ گلاسگو اور مکرم ملک محمد اکرم صاحب ریجنل مبلغ سکاٹ لینڈ نے خطاب کیا اور پکنک اور صحت مند تفریح کے فوائد بھی بیان کئے۔ اس کے بعد مختلف کھیلیں ہوئیں۔ نماز ظہر و عصر کے بعد سب نے کھانا کھایا بعدہٗ لطائف کی محفل ہوئی۔ دُعا کے ساتھ پکنک ختم ہوئی۔

(تنویر احمد میر)

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی — اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

آئینہ پاکستان

ماہ محرم اور پاکستان حکومت کی سر دردی سینکڑوں علماء نظر بند کئے جاچکے ہیں

اسلام آباد: پاکستان میں ماہ محرم گزشتہ ایک دہائی سے پاکستانی حکومت کیلئے دردِ سر بن کر آتا ہے جب سے ضیاء الحق نے پاکستان میں جہادی کلچر کو فروغ دیا ہے گزشتہ ایک دہائی سے سینکڑوں شیعہ اُن کے علماء سُنّی اور ان کے علماء موت کے گھاٹ اُتارے جاچکے ہیں۔ رمضان کا مہینہ بھی سخت سکیورٹی میں گزرتا ہے۔

ماہ محرم کے پیش نظر پاکستان میں اضلاع کی سطح پر ہزاروں سکیورٹی کارکنان کو عارضی طور پر بھرتی کیا گیا ہے۔ اب تک ملک کے ۳۰۰ سے زائد شدت پسند علماء کو اپنے ضلع سے باہر جانے کی ممانعت کردی گئی ہے۔ شیعہ مسلمان محرم کے موقع پر بڑے بڑے جلوس نکالتے ہیں جبکہ شدت پسند سنی علماء ان کے خلاف ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس موقع پر شیعہ حضرات صحابہ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔

گذشتہ روز حکومت نے ۳۴۱ علماء کی فہرست جاری کی۔ جن سے کہا گیا ہے کہ وہ تین ماہ تک اپنے اضلاع سے باہر نہ جائیں۔ حکومت کو اندیشہ ہے کہ ان کی تقریروں سے مسلکی تشدد بھڑک سکتا ہے۔ یہ پابندی بیشتر سنی علماء پر عائد کی گئی ہے۔ ممکنہ حملوں کو روکنے کیلئے شیعہ مساجد کے باہر پولیس اور نیم فوجی دستے تعینات کردیئے گئے ہیں۔ حالیہ برسوں میں شیعہ سنی فسادات میں سینکڑوں جانیں جاچکی ہیں۔ صدر پرویز مشرف تشدد روکنے کیلئے کئی انتہاپسند گروپوں کو ممنوع قرار دے چکے ہیں۔

ڈاکٹر قدیر کا لشکر طیبہ اور القاعدہ سے رابطہ تھا؟

وال سٹریٹ جرنل کے آن لائن ایڈیشن میں چھپے ایک آرٹیکل کو پاکستانی اخبار دی نیوز نے ۱۸ فروری بدھ کے روز چھاپا ہے۔ یہ آرٹیکل فرانسیسی مصنف اور فلاسفر برنارڈ ہینری لیوی نے لکھا ہے، جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ پاکستان کے ایٹم بم کے خالق ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا لشکر طیبہ اور اس کے ذریعے سے القاعدہ سے رابطہ تھا۔ لیوی، جس نے ڈینیل پرل کی ہتیا پر ایک متنازع کتاب لکھی تھی، کا کہنا ہے کہ خان ایک بنیاد پرست مسلمان ہے۔ جو اپنے دل اور روح کی گہرائیوں سے یہ چاہتا تھا کہ اس کا بنایا ہوا یہ بم اگر پوری امت مسلمہ کے پاس نہیں تو کم از کم القاعدہ جیسے اسلامی گروپ کے پاس تو ہونا چاہئے۔ مصنف مزید کہتا ہے کہ پاکستان کے نیوکلیائی پروگرام اور ہتھیار دوہری چابی والے نظام کے تحت محفوظ ہیں۔ اس لئے پاکستان تنہا طور پر ایسا نہیں کرسکتا۔ لیوی کے مطابق نیوکلیائی ہتھیاروں کی سمگلنگ امریکہ پر ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کو ہونے والے دہشت گردانہ حملوں کے کافی عرصہ بعد تک بھی جاری رہی۔ اس کی ایک قسط جون ۲۰۰۲ء میں پیانگ یانگ کو بھیجی گئی۔ یہ ڈاکٹر قدیر کی ۱۳ویں قسط تھی۔

آئینہ بنگلہ دیش

بنگلہ دیش دہشت گردی کے سائے کی طرف

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں دہشت گردوں نے مغربی شہر راج شاہی میں واقع بھارتیہ ڈپٹی ہائی کمیشن کو بم سے اڑانے اور ڈھاکہ میں واقع بھارتی ہائی کمیشن کے ایک سینئر سفارت کار کو جان سے مارنے کی دھمکی دی ہے۔ دہشت گردوں نے ڈپٹی ہائی کمیشن کے پتے پر دھمکی بھرے خط لکھے ہیں۔ ذرائع کے مطابق دہشت گردوں نے راج شاہی میں واقع بھارتیہ ڈپٹی ہائی کمیشن کو مسمار کرنے کی دھمکی دی ہے۔ ڈھاکہ میں واقع ہائی کمیشن کے ایک افسر نے بھی دھمکی بھرا خط ملنے کی تصدیق کی ہے۔ اس بھارتیہ سفارت کار نے ڈیلی سٹار اخبار سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ انہیں جان سے مارنے کی دھمکی دی گئی ہے۔ دہشت گردوں نے خط میں کہا ہے کہ وہ بھارت میں مسلمانوں کے ہو رہے مبینہ قتل کا بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ اگر مسلمانوں پر ظلم بند نہیں ہوا، تو وہ بھارتیہ لوگوں کو نشانہ بنانا شروع کردیں گے۔

ذرائع کے مطابق دہشت گردوں نے بھارتیہ سفارت کاروں سے ایک ہفتہ کے اندر ۵ کروڑ روپئے کی مانگ کی ہے۔ سفارت کار نے بتایا کہ ہائی کمشین نے اس دھمکی سے بنگلہ دیش کی سرکار کو باخبر کردیا ہے اور سرکار نے ڈھاکہ، چٹگاؤں اور راج شاہی میں واقع بھارتیہ مشنوں کی سکیورٹی بڑھائے جانے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ بھارتیہ سفارت کار نے کہا کہ سرکار نے ہمیں سکیورٹی مہیا کرانے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ دہشت گرد اپنی دھمکی پر کس طرح عمل کرتے ہیں؟ اخبار کے مطابق خود کو جہاد کا حامی قرار دینے والی اس تنظیم نے ۷ فروری کو بھارتیہ سفارت اور ڈپٹی ہائی کمیشن کو دھمکی بھرا خط لکھا ہے۔ خط میں کہا گیا ہے کہ بھارت میں سینکڑوں مسلمانوں کو قتل کیا جارہا ہے۔ ان قتلوں کا بدلہ لینے کیلئے بنگلہ دیشی مجاہد شدت پسندوں سے لوہا لینے کو تیار ہیں۔ تنظیم نے بھارت کے کٹر پنتھیوں سے ٹکر لینے کی دھمکی دی ہے۔ پولیس نے چوکسی برتنی شروع کردی ہے۔ ڈپٹی ہائی کمیشن دفتر اور رہائش گاہ کی سکیورٹی بڑھادی گئی ہے۔ ان ٹھکانوں کے ارد گرد گھومنے والے اجنبیوں پر گہری نظر رکھی جارہی ہے۔ گذشتہ دنوں ۲۳ر فروری کو سابق وزیر خارجہ اور اپوزیشن گونوفورم کے لیڈر ڈاکٹر کمال حسین پر حملہ کیا گیا۔ وہ ایک عوامی جلسہ سے خطاب کیلئے ضلع رنگامتی جارہے تھے۔ حملہ میں وہ زخمی ہوگئے اور اُن کی گاڑی کو نقصان پہنچا۔ ڈاکٹر حسین نے چٹگام میں نامہ نگاروں کو بتایا کہ ''میری جان لینے کی کوشش کی گئی۔ مجھے لوہے کی چھڑ سے مارا گیا''۔

بنگلہ دیش تیزی سے تباہی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ سابق صدر مملکت چودھری

سابق صدر بدرالدوزہ چودھری، جنہیں ۲۰۰۲ء میں بلا مقابلہ چنے جانے کے کچھ مہینوں کے بعد قانون سازوں نے نکال دیا تھا، نے وارننگ دی ہے کہ اگر جرائم کورپشن اور غریبی دور نہ کی گئی، تو بنگلہ دیش کا خاتمہ ایک تباہ شدہ ملک کے طور پر ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو اس وقت شدید مشکلات درپیش ہیں۔ لیکن ابھی صورت حال اتنی خطرناک نہیں ہوئی ہے، لیکن ہم اس طرف تیزی سے جارہے ہیں۔ یہ بات جناب چوہدری نے ڈھاکہ کے ڈپلومیٹک بری دھارا انکلیو میں اپنے دفتر میں اے ایف پی سے بات چیت کرتے ہوئے کی۔ انہوں نے کہا کہ تازہ ترین صورتحال بتاتی ہے کہ حالات پر حکومت کی پکڑ نہایت کمزور ہے اور لوگوں کا وشواس حکومت کے بارے ختم ہوتا جارہا ہے۔ کیونکہ انہیں وہ سب کچھ نہیں مل رہا، جس کا وعدہ الیکشن کے دوران کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ایسی صورتحال پر اگر قابو نہ پایا گیا تو بنگلہ دیش ایک تباہ شدہ ملک بن جائے گا اور ہم اس سمت میں تیزی سے بڑھ رہے

سورج اور زہرہ ۸ جون کو ایک دوسرے کے سامنے ہوں گے ماہرین کے مطابق کئی اسرار سے پردہ اُٹھنے کی امید

کائنات اور نظام شمسی کے کئی پیچیدہ اسرار سورج اور زہرہ کے ملن سے کھل سکتے ہیں۔ جو پچھلے ۲۲ برس میں پہلی بار آٹھ جون کو ایک دوسرے کے سامنے ہوں گے۔ آسمان میں یہ واقعہ پچھلے بار ۱۸۸۲ میں پیش آیا تھا اور اس سال ۸ جون کو یہ عجیب و غریب منظر دکھائی پڑنے کے بعد اگلی بار ۱۳۰ سال بعد لوگ یہ نظارہ دیکھ سکیں گے۔ پچھلی بار اسے ماہرین ہیئت کو سورج اور زمین کے بیچ کی حقیقی دوری کا پتہ لگانے میں مدد ملی تھی اور اس بار بھی ایسے کئی اسرار پر سے پردہ اُٹھنے کی امید ہے۔ نہرو تارامنڈل کی ڈائریکٹر این رتنا شری کے مطابق اس انوکھے اتفاق سے ماہرین ہیئت زہرہ سیارہ کے سورج کی طرف آنے اور سورج سے دور جانے کی حقیقی رفتار کا مشاہدہ کرسکیں گے۔ اس سے زمین کے کسی ایک نقطہ سے دیکھنے پر سورج کے ایک مدار سے دوسرے مدار میں جانے کی سالانہ رفتار کا بھی پتہ لگایا جاسکتا ہے۔ رتنا شری نے بتایا کہ مارچ کے آخری ہفتے میں ماہرین ہیئت آسمان میں زہرہ سیارہ کی حالت کا جائزہ لے سکتے ہیں کیونکہ اس وقت زہرہ سیارہ سورج سے زیادہ سے زیادہ دوری پر ہوگا۔ جسے زمین سے دیکھا جاسکتا ہے۔

کائنات میں سب سے دور واقع کہکشاں ملی

تاریک دور کے خاتمے پر جب کائنات کی عمر صرف ۷۵ کروڑ سال رہی ہوگی اور جب سب سے پہلے تاروں اور کہکشاؤں نے ٹمٹمانا شروع کیا ہوگا اس وقت کی ایک کہکشاں کی جانکاری ماہرین ہیئت کو ملی ہے۔ جو غالبًا اب تک کے سب سے دور کا ہاتھ لگا عجیب و غریب نظارہ ہے۔ سائنسدان اس بات سے خوش ہیں کہ زمین سے قریب ۱۳ ارب روشنی کے سال دور سے ملی یہ اب تک کائنات میں سب سے زیادہ اندر دیکھی گئی کہکشاں ہے خلا میں موجود ٹیلی سکوپ اور زمین پر ہوائی جزیرے پر لگے دیگر مضبوط اور ماڈرن ٹیلی سکوپ کی مدد سے یہ دھندلی کہکشاں نظر آئی ہے۔ ہیئت کی زبان میں ابیل '۲۲۱۸' سب سے پہلے الرٹ آئین سٹائن کے اس اصول کے تحت کسی بمب کو اس کا دوگنا سائز دیا جاتا ہے جسے میگنی فیکیشن کہا جاتا ہے۔ یعنی سائنسی زبان میں گریویٹشنل لائننگ۔ فرانس میں ''میڈی پائریس'' کے ماہر ہیئت جیاپال نیب کے مطابق اس اصول کی پیروی کئے بنا فراہم ٹیلی سکوپوں سے اس کہکشاں کی پہچان اور اس کا مطالعہ ممکن نہیں تھا۔

ہندو سماج کو تبدیلی مذہب سے بچانے کیلئے ہندو دھرم کی تبلیغ ضروری

کانچی کے شنکر آچاریہ جیندر سرسوتی نے کہا کہ ہندو سماج کو تبدیلی مذہب سے بچانے کیلئے یہ ضروری ہے کہ دھرم کا پرچار ہو اور اس کے لئے ترو ملا، ترو پتی دیو استھانم کو چاہئے کہ وہ آدیواسیوں اور ہریجنوں کے غلبہ والے علاقوں میں رام تعمیر کرائیں۔ انہوں نے کہا کہ ترو ملا ترو پتی دیو استھانم ہندوؤں کی تبدیلی مذہب روکنے کیلئے دھرم پرچار پریشد کی مدد سے ''دھرم پرچار'' کریں گے۔ ہندو دھرم کا پرچار اس طرح ہونا چاہئے کہ کوئی دوسرا مذہب اختیار کرنے کی جرأت تک نہ کرسکے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 52 Tuesday, 2 Mar. 2004 Issue No 9

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

گاہے گاہے باز خواں

جن مذاہب کے مندرومعابد تمہاری سلطنت میں ہیں ان میں سے کسی کو برباد مت کرو بلکہ عدل وانصاف سے حکومت کرو

شہنشاہ بابر کی خفیہ وصیّت ولی عہد ہمایوں کے نام

پرنس آف ویلز (بعد ازاں جارج پنجم، شاہ انگلستان) نومبر ۱۹۲۱ء سے مارچ ۱۹۲۲ء تک ہندوستان کی سیاحت میں مصروف رہے۔ فروری کے مہینہ میں وہ بھوپال بھی گئے جہاں نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ (والیٔ ریاست) بھوپال کی طرف سے دیگر تقریبات و رسوم خیر مقدم کے علاوہ شہزادہ کو ریاست کا کتب خانہ بھی دکھایا گیا۔

اس کتب خانہ میں بعض قلمی نسخے نہایت نایاب اور بہت بیش قیمت ہیں۔ چنانچہ شہنشاہ بابر کا اصلی وصیت نامہ بھی جو اس نے اپنے ولی عہد ہمایوں کے نام لکھا تھا اس کتب خانہ میں موجود محفوظ ہے جو انگلستان کے شہزادہ کو بھی دکھایا گیا تھا۔ یہ تاریخی دستاویز اپنے نفس مضمون کے لحاظ سے اس قدر اہم اور معنی خیز ہے اور مسلمان بادشاہان ہندوستان کے عدل و انصاف کا ایسا روشن پہلو ہے کہ اس کا ترجمہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

” وصیت نامہ مخفی ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ غازی بنام شہزادہ نصیر الدین محمد ہمایوں۔ اللہ تمہاری عمر زیادہ کرے۔ یہ وصیت نامہ سلطنت کی بنیاد کو پختہ کرنے کی غرض سے لکھا گیا ہے۔ اے بیٹا! ہندوستان کی سلطنت میں مختلف مذہبوں کے لوگ بستے ہیں۔ شکر ہے خداوند کریم کا کہ اُس نے اس ملک کی بادشاہت میرے حوالہ کی۔ پس مناسب ہے کہ مذہبی تعصب سے دل کو صاف کردو اور ہر ایک فرقہ کے مذہبی خیالات کے مطابق عدل و انصاف کرو۔ کیونکہ اہل ہند کے دلوں کو قابو میں لانے کا یہی نسخہ ہے اور اس ملک کے لوگ مہربانی کرنے سے بادشاہ کی وفاداری کا دم بھرنے لگتے ہیں۔ علاوہ ازیں جن مذاہب کے مندر و معابد تمہاری سلطنت میں ہیں ان میں سے کسی کو برباد مت کرو بلکہ عدل و انصاف سے حکومت کرو کیونکہ بادشاہ کی مضبوطی رعیّت پر منحصر ہے اور رعایا کی مضبوطی بادشاہ پر۔

اسلام کی ترقی ظلم کی تلوار سے نہیں بلکہ احسان سے کرنی چاہئے۔ اہل سنّت اور شیعہ کے جھگڑوں سے بھی چشم پوشی کرنی چاہئے۔ مختلف مذاہب کے افراد رعایا کو سلطنت کا عناصر اربعہ سمجھ کر ان کی حفاظت کرتے رہو تا کہ سلطنت کا جسم امراض اربعہ سے محفوظ رہے۔

بہر حال تم حضرت تیمور صاحبقرانی کے کارناموں کو پیش نظر رکھتے ہوئے بادشاہت کے فرائض انجام دیتے رہو“۔

اس کے بعد فاضل مؤلف جناب فوق نے اصل وصیت فارسی کا متن دیا ہے جس کے آخر پر وصیت نامہ کی تاریخ یکم جمادی الاوّل ۹۳۵ ہجری درج ہے جو گریگوری کیلنڈر کے مطابق ۱۱ جنوری ۱۵۲۹ء بنتی ہے۔

(ناقابل فراموش واقعات صفحہ ۴۷۸ تا ۴۸۰ جناب محمد الدین فوق مرحوم پبلشر ادارہ اسلامیات لاہور-کراچی طبع دوم ۱۹۹۹ء)

☆☆☆

مولانا شاہ احمد نورانی صدر متحدہ مجلس عمل کی وفات کے بعد

پاکستان کے سیاسی ملاؤں کے گٹھ جوڑ ”متحدہ مجلس عمل“ میں خوفناک دراڑیں پڑ گئی ہیں

ان کے مریدان کی خالی کی ہوئی سیٹ پر چناؤ ہار گئے اور ان کی قبر پر ایک زبردست تنازعہ اُٹھ کھڑا ہوا

پاکستانی روزنامہ لاہور ۲۶/جنوری ۲۰۰۴ء صفحہ ۱ کے مطابق نورانی صاحب کی ۱۶/دسمبر ۲۰۰۳ء کو وفات ہوگئی وہ میرٹھ کے رہنے والے تھے اور بریلوی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ پاکستان کے سیاسی ملاؤں کی متحدہ مجلس عمل جس میں دیوبندی، بریلوی، شیعہ اور جماعت اسلامی و اہل حدیث جیسی تنظیموں کے سربراہ شامل تھے کے صدر تھے۔

عوامی نیشنل پارٹی کے مرکزی صدر اسفند یار دل خان نے حال ہی میں بیان دیا ہے کہ

”ایم ایم اے نے الیکشن کے وقت عوام سے خدا، قرآن اور شریعت کے نام پر ووٹ لئے لیکن اقتدار میں آکر خدا، قرآن اور شریعت کو بھول گئے آج وہ اسلام کی نہیں اپنی کرسی کی حفاظت کر رہے ہیں“۔

نورانی صاحب ایک عرصہ تک مودودی فرقہ سے برسرِ پیکار رہے لیکن صدر مشرف کے دَور میں انہوں نے جماعت اسلامی سے گٹھ جوڑ کرلیا۔ اب حال یہ ہے کہ نورانی صاحب کی آنکھیں بند کرتے ہی بریلوی پاکستانی سیاست بھی دم توڑ گئی اور ان کے مرید نوران صاحب کی خالی کی ہوئی سیٹ بچا نہیں سکے۔ اسی طرح متحدہ مجلس عمل بھی خوفناک انتشار کا شکار ہے اور ان کی قبر پر بھی ایک زبردست تنازعہ اُٹھ کھڑا ہوا ہے۔ ذیل میں روزنامہ جنگ ۷ جنوری ۲۰۰۴ء میں شائع شدہ ایک خبر ملاحظہ فرمائیں۔

کراچی-(اسٹاف رپورٹر) گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد نے اردن کی شہزادی ثروت کے شکایتی خط کے جواب میں متحدہ مجلس عمل کے صدر سینئر مولانا شاہ احمد نورانی کی تدفین کیلئے الاٹ کی جانے والی جگہ کے بارہ میں تحقیقات کا حکم دے دیا ہے اور شہزادی ثروت سے ذاتی طور پر معذرت کرتے ہوئے انہیں متبادل جگہ دینے کی پیشکش کی ہے۔ جے یو پی نے معاملے پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں الاٹمنٹ کا علم نہیں تھا۔ چیف سیکرٹری سندھ نے طویل میٹنگ کے بعد N.O.C. جاری کیا اور جگہ کیلئے جے یو پی نے حکومت کو پچاس ہزار سے زائد روپے قیمت کی مد میں ادا کئے۔ گورنر نے شہزادی ثروت سے کہا ہے کہ قبر کو بے حرمتی سے بچانے کیلئے جگہ کی تبدیلی کا فیصلہ کرنا مناسب نہیں ہے البتہ شہزادی ثروت سے معذرت کی جاتی ہے کہ انہیں اس معاملے میں تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔

ذرائع کے مطابق گورنر سندھ نے شہزادی ثروت کو پیشکش کی ہے کہ وہ اس کوتاہی کو معاف کرتے ہوئے جو بھی متبادل جگہ منتخب کرنا چاہیں حکومت سندھ وہ دینے کو تیار ہے۔ واضح رہے کہ قبل ازیں اردن کی شہزادی ثروت نے پاکستانی وزارت خارجہ اور گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد کے نام اپنے خط میں اس بات پر ناراضگی کا اظہار کیا تھا کہ عبداللہ شاہ غازی کے مزار کے احاطے میں جس جگہ مولانا شاہ احمد نورانی کی تدفین کی گئی ہے اس کی الاٹمنٹ میرے پاس ہے۔ اس جگہ پر میرے والد سابق سفیر اکرام اللہ اور والدہ شائستہ اکرام اللہ کی تدفین ہوئی ہے۔ شہزادی ثروت نے اپنے خطوط کے ذریعہ جگہ کی الاٹمنٹ کے دستاویزی ثبوت بھی فراہم کئے ہیں۔ وزارت خارجہ کے حکام نے گورنر سندھ سے کہا ہے کہ وہ شہزادی ثروت کی درخواست پر غور کریں اور معاملات کو بہتر انداز میں حل کرنے کیلئے ممکنہ اقدامات کریں۔

☆☆☆